اس کتابچہ میں سورۃ المؤمنون کی ابتدائی 11 آیات میں مذکور مومن کی سات صفات پر فلاحِ دارین اور جنت الفردوس کی بشارت بیان کی گئی ہے۔

مُؤمن کی سات صفات

1 نماز میں خشوع
2 لغو کاموں سے احتراز
3 زکوٰۃ کی ادائیگی
4 عفت وپاکدامنی
5 امانت ودیانت
6 عہد وپیمان پورا کرنا
7 نمازوں کی پابندی

مرتب
حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.muftirafiusmani.com

مؤمن کی سات صفات

www.muftirafiusmani.com

www.muftirafiusmani.com

مؤمن کی سات صفات

اس کتابچہ میں سورۃ المومنون کی ابتدائی ۱۱؍آیات میں مؤمن کی سات صفات پر فلاحِ دارین اور جنت الفردوس کی بشارت بیان کی گئی ہے۔

۱... نماز میں خشوع
۲... لغو کاموں سے احتراز
۳... زکوٰۃ کی ادائیگی
۴... عفت و پاکدامنی
۵... امانت و دیانت
۶... عہد و پیمان پورا کرنا
۷... نمازوں کی پابندی

مرتّب

حضرت مولانا مفتی عبدالرّؤف سکھروی صاحب مدظلہم

اُستاذ الحدیث و مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.muftiraflusmani.com

حقوق طبع محفوظ

باہتمام : شاہد محمود
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی، انڈسٹریل ایریا کراچی
موبائل : 0300-8245793
ای میل : maktabatulislam@gmail.com
ویب سائٹ : www.maktabatulislam.com

ملنے کا پتہ

ادارۃ المعارف کراچی
احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی
موبائل : 0300- 2831960
فون : 021- 35032020 ، 021- 35123161
ای میل : ilmaarif@live.com

www.muftirafiusmani.com

فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوان
۹	پیش لفظ
۱۳	سورۃ المؤمنون کی ابتدائی آیات کا خلاصہ
۱۴	فلاح کا مطلب اور اس کا اعلیٰ درجہ
۱۶	فلاح کا ادنیٰ درجہ
۱۶	جنۃ الفردوس کی بشارت
۱۸	اہلِ ایمان کی سات صفات کا اجمالی خاکہ
۱۸	**پہلی صفت: نماز میں خشوع**
۱۹	خشوع کے معنیٰ
۱۹	خشوع کا ادنیٰ درجہ
۲۰	خشوع کا اعلیٰ درجہ
۲۰	خضوع کا مطلب
۲۱	سنت کے مطابق نماز پڑھنے کی عادت بنائیں
۲۲	غیر اختیاری خیالات سے خشوع میں خلل نہیں آتا

www.muftirafiusmani.com

دوسری صفت: لغو سے پرہیز کرنا (٢٣)

لغو کے معنیٰ اور درجات ٢٣
گناہوں کے نقصانات ٢٤
''لغو'' کا ادنیٰ درجہ ٢٥
موبائل فون کا غلط استعمال ٢٦
موبائل فون کے غلط استعمال کا نقصان ٢٧
بین الاقوامی کھیل ٢٨
فضول تبصرے ٢٩

تیسری صفت: زکوٰۃ پر عمل کرنا (٣٠)

زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت ٣١
زکوٰۃ کے معاملہ میں خواتین کی غفلت ٣٢
زکوٰۃ کے دوسرے معنیٰ ٣٢
باطن کی بیماریاں ٣٣
باطن کو اچھے اخلاق سے آراستہ کرنا ٣٤
ریاکاری کا وسوسہ ریاء نہیں ٣٥
تزکیہ کیلئے اہل اللہ کی صحبت ضروری ہے ٣٥

چوتھی صفت: شرمگاہوں کی حفاظت کرنا (٣٧)

زنا کے اسباب و مقدمات بھی حرام ہیں ٣٩

www.muftirafiusmani.com

- بدنظری زنا کا پیش خیمہ ہے ۳۹
- ایک نوجوان کے جسم سے خوشبو پھیلنا ۴۱

پانچویں صفت: امانت کا حق ادا کرنا ۴۳

- حقوق اللہ کے متعلق امانات ۴۴
- حقوق العباد کے متعلق امانات ۴۶
- امانت میں خیانت کی مختلف صورتیں ۴۷
- مالک کی اجازت کے بغیر امانت استعمال کرنا ۴۷
- کھانے کے برتن واپس نہ کرنا ۴۸
- راز کی بات دوسروں کو بتانا ۴۸
- خرید وفروخت کے معاملہ میں حق تلفی کرنا ۴۹
- کاریگر اور مزدور کا کام میں کمی اور تاخیر کرنا ۵۰
- ملازمت میں کام اور وقت کی چوری ۵۰

چھٹی صفت: عہد پورا کرنا ۵۱

- عہد اور وعدہ میں ایک اور فرق ۵۲
- معاشرے میں وعدہ خلافی کی کثرت ۵۲
- وعدہ خلافی کی چند صورتیں ۵۳
- وعدہ پورا کرنے کا ایک سبق آموز واقعہ ۵۳

www.muftirafiusmani.com

ساتویں صفت: نمازکی حفاظت کرنا ۵۵

جنت الفردوس کا تعارف ۵۷

- چار جنتیں ۵۹
- تین چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہیں ۵۹
- جنت الفردوس کی حقیقت ۵۹
- جنت الفردوس کے چار حصے ۶۰
- جنت الفردوس کی چند چیزیں ۶۱

جنت الفردوس میں میدانِ مَزِید ۶۲

- میدانِ مزید میں اللہ تعالیٰ کی زیارت ۶۳
- اللہ تعالیٰ کی اہلِ جنت پر توجہ اور ان سے گفتگو ۶۷
- جنت کے بازار میں جانا ۶۸
- جنت کے بازار سے واپسی ۶۹
- خلاصہ ۷۰

www.muftiraffiusmani.com

پیشِ لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ!

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے بعض احباب کے اصرار پر ہفتہ کے دن بعد نمازِ عصر گھر پر قرآنِ کریم کا درس ہوتا ہے، قُرب و جوار کے احباب اس میں شریک ہوتے ہیں۔ ماہِ رجب ۱۴۴۳ھ کے شروع میں سورۃُ المؤمنون کا درس شروع ہوا، اس کی شروع کی دس آیات میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی سات صفات بیان فرمائی ہیں اور ان کے اختیار کرنے والوں کیلئے دو بشارتیں عطا فرمائی ہیں، ایک فلاحِ دارین ملنا، دوسرے جنتُ الفردوس عطا ہونا جو محض اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا کرم ہے۔

ان اوصاف کی تشریح کے دوران بار بار دل میں آیا اور بعض احباب نے بھی کہا کہ ان آیات کی تفسیر وتشریح الگ سے مرتب کر کے شائع کرنا چاہئے تا کہ عام مسلمان خواتین وحضرات کیلئے نافع اور مفید ہو، چنانچہ بندہ نے عزیزُ القدر مولانا محمد حذیفہ سلّمہٗ رفیقِ دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی سے ان تمام دروس کو مرتب کرنے کیلئے عرض کیا جسے اُنہوں نے بخوشی قبول کیا اور مختصر مدت میں مرتب کر دیا، اللہ

www.muftirafiusmani.com

تعالیٰ اُنہیں اس کارِ خیر کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائیں، آمین۔

"مؤمن کی سات صفات" آپ کے ہاتھوں میں ہے، ان کو پڑھیئے، عمل کیجئے اور مذکورہ بشارتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کیجئے! اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں اور اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور مسلمانوں کیلئے نافع اور مفید بنائیں۔

اٰمِیْنَ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ

اُستاذ الحدیث و مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

www.muftirafiusmani.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَ نَسۡتَعِیۡنُهٗ وَنَسۡتَغۡفِرُهٗ وَ
نُؤۡمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيۡهِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ
أَنۡفُسِنَا وَ مِنۡ سَيِّئَاتِ أَعۡمَالِنَا مَنۡ يَّهۡدِهِ اللّٰهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ
أَنۡ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَ نَشۡهَدُ
أَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوۡلَانَا مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهٗ صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ بَارَكَ وَ
سَلَّمَ تَسۡلِيۡمًا كَثِيۡرًا كَثِيۡرًا . أَمَّا بَعۡدُ!

فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِيۡ صَلَاتِهِمۡ
خٰشِعُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ۙ﴿۳﴾
وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ
لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزۡوَاجِهِمۡ اَوۡ مَا
مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ فَاِنَّهُمۡ غَيۡرُ مَلُوۡمِيۡنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ

www.muftirafiusmani.com

ابۡتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۷ۚ
وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ ۸ۙ
وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَلٰى صَلَوٰتِهِمۡ يُحَافِظُوۡنَ ۹ۘ اُولٰٓـئِكَ
هُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ ۱۰ۙ الَّذِيۡنَ يَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ هُمۡ
فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۱۱

[سورۃ المؤمنون: آیت نمبر ۱ تا ۱۱]

ترجمہ

اُن ایمان والوں نے یقیناً فلاح پالی ہے○ جو اپنی نماز میں دل سے جھکنے والے ہیں ○ اور جو لغو چیزوں سے منہ موڑے ہوئے ہیں○ اور جو زکوٰۃ پر عمل کرنے والے ہیں،○ اور جو اپنی شرمگاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں○ سوائے اپنی بیویوں اور اُن کنیزوں کے جو اُن کی ملکیت میں آچکی ہوں، کیونکہ ایسے لوگ قابلِ ملامت نہیں ہیں ○ ہاں جو اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیں تو ایسے لوگ حد سے گزرے ہوئے ہیں۔○ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھنے والے ہیں،○ اور جو اپنی نمازوں کی پوری نگرانی رکھتے ہیں۔○ یہ ہیں وہ وارث○ جنہیں جنتُ الفردوس کی میراث ملے گی۔○ یہ اُس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔○ (آسان ترجمۂ قرآن)

www.muftirafiusmani.com

میرے قابلِ احترام بزرگو!

یہ سورۃُ المؤمنون کی ابتدائی گیارہ آیات ہیں، سورۃُ المؤمنون مکی سورت ہے،اس میں کُل ۱۱۸ آیات اور ۶ رکوع ہیں۔اس سورت کے شروع میں اللہ جل شانہ نے مسلمانوں اوراہلِ ایمان کی بنیادی سات صفات کا تذکرہ فرمایا ہے۔

سورۃُ المؤمنون کی ابتدائی آیات کا خلاصہ

یہ ابتدائی آیات اِس پوری سورت کا نچوڑ ہیں،ان آیات میں اللہ جل شانہ نے مسلمانوں کی دنیا اورآخرت کی فلاح کیلئےسات اوصاف بیان فرمائے ہیں، مذکورہ سات اوصاف ایسے آسان ہیں کہ ہرمسلمان بآسانی ان کو اپنے اندر پیدا کرسکتا ہے، اورجس مسلمان میں یہ سات اوصاف ہوں گے اُسے اللہ تعالیٰ دو انعامات عطا فرمائیں گے۔

(۱)...وہ دنیا میں بھی فلاح پائے گا اور آخرت میں بھی فلاح یاب ہوگا۔

(۲)...اللہ جل شانہٗ اُسے جنتُ الفردوس کا وارث بنائیں گے۔

جنتُ الفردوس جنت کا سب سے بالا اور اعلیٰ حصہ ہے، وہاں تک پہنچنا صرف اپنے عمل سے ممکن نہیں، یہ صرف اللہ جل شانہ کی رحمت سے ہوسکتا ہے۔

انہی صفات کی وجہ سے اس سورت کا نام ''سورۃُ المؤمنون'' ہے، کیونکہ اس کی شروع کی آیات میں وہ باتیں مذکور ہیں جو ہرمسلمان میں ہونی چاہئیں۔چنانچہ حضرت عمرؓ سے مروی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

www.muftirafiusmani.com

فرمایا کہ اس سورت کے شروع کی پہلی دس آیات میں جو صفات ذکر کی گئی ہیں اگر کوئی مسلمان وہ سب اپنے اندر پیدا کرلے تو وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔(مسند احمد: ۱/۳۵۰)

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کسی نے ان سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق و اوصاف کیسے تھے؟ اس کے جواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سورۃُ المؤمنون کی یہی دس آیات تلاوت فرما کر سنائیں۔ سنانے کا مقصد یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق و اوصاف ان آیات کے مطابق تھے۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے: ’’کان خلقه القرآن‘‘ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق عین قرآنِ کریم کے مطابق تھے۔

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اوصاف کی ایک مسلمان اور صاحبِ ایمان میں ہونے کی بڑی اہمیت ہے۔اوران صفات کو اپنے اندر پیدا کرنا ہر مسلمان مرد و عورت کے اختیار میں ہے، ان میں سے کوئی بات بھی غیر اختیاری نہیں ہے، اس لئے ہمیں بڑی توجہ کے ساتھ یہ باتیں سنی اور سمجھنی چاہئیں اور پھر انہیں اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ توفیق دیں۔ (آمین)

فلاح کا مطلب اور اس کا اعلیٰ درجہ

’’فلاح‘‘ کے لغت میں یہ معنیٰ ہیں کہ آدمی کی ہر مراد پوری ہو اور ہر تکلیف دُور ہو۔ اور شریعت کی رُو سے فلاح کے دو درجے ہیں: (۱) اعلیٰ اور کامل (۲) دوسرا ادنیٰ اور ناقص۔ اعلیٰ درجہ کی فلاح یہ ہے کہ کوئی مراد بھی ایسی نہ رہے جو

www.muftirafiusmani.com

پوری نہ ہو اور ایک تکلیف بھی ایسی نہ رہے جو دور نہ ہو۔ یہ فلاح دنیا میں نہیں مل سکتی، کیونکہ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کی ہر مراد پوری ہو اور اس کی تمام تکلیفیں دور ہوں، کیونکہ دنیا تکلیفوں، پریشانیوں، مصیبتوں اور غموں کا گھر ہے، آفات وبلیّات کا مرکز ہے، دنیا میں خواہ کوئی نبی آئے یا ولی، غوث آئے، یا قطب، اس کو دنیا کی سردی وگرمی ضرور لگے گی، اس کو بیماری کا سامنا کرنا ہوگا، تفکرات اور پریشانیاں لاحق ہوں گی، نہ کوئی بادشاہ اس سے بچ سکتا ہے اور نہ کوئی غریب اس سے مستثنیٰ ہوسکتا ہے، یہاں تک کہ اللہ والے بھی غم سے خالی نہیں، چاہے آخرت کا غم ہو، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

سینکڑوں غم ہیں زمانہ ساز کو
اِک تیرا غم ہے تیرے ناساز کو

؎

ہو آزاد فوراً غمِ دو جہاں سے
تیرا ذرّۂ غم ذرا ہاتھ آئے

اس لئے فلاحِ کامل دنیا میں نہیں مل سکتی، یہ کامل فلاح ان شاء اللہ تعالیٰ جنتُ الفردوس میں حاصل ہوگی۔ (اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ہم سب کو جنتُ الفردوس میں داخل فرمائے۔ آمین) جنت میں ہر قسم کی تکلیف سے نجات ہوگی اور ہر قسم کی خوشی حاصل ہوگی، جو مانگیں گے ملے گا، جس چیز کو طبیعت چاہے گی وہ حاضر ہوگی۔

www.muftirafiusmani.com

فلاح کا ادنیٰ درجہ

فلاح کا ایک ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اکثر حالات کے اعتبار سے انسان بامراد ہو اور تکالیف سے اس کو نجات ہو، یہ فلاح دنیا میں حاصل ہوسکتی ہے اور اللہ جل شانہ عموماً اپنے اولیاء کو یہ فلاح عطا فرماتے ہیں، انبیاء کرام اور ان کے تابعداروں اور جانشینوں کو ایسی فلاح عطا فرماتے ہیں، ان کی مرادیں بھی پوری فرماتے ہیں، اور وہ قرآنی آیت ''وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ'' (یعنی اللہ تعالیٰ ان کو ایسی جگہ سے روزی دیتے ہیں، جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا) کا مصداق ہوتے ہیں، اور ان کی تکلیفیں اور پریشانیاں بھی اپنے فضل و کرم سے دور فرماتے رہتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ مذکورہ سات اوصاف اختیار کرنے والے مؤمن بندوں کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں فلاح عطا فرمائیں گے۔

جنتُ الفردوس کی بشارت

اور مذکورہ سات اوصاف اختیار کرنے والے مومن کو دوسرا انعام اللہ تعالیٰ یہ عطا فرمائیں گے کہ اُنہیں وراثت میں جنتُ الفردوس ملے گی اور یہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ ربّ العزت نے جنت کے سو(١٠٠) درجات بنائے ہیں، ان میں سے سب سے اُوپر والا حصہ سب سے اعلیٰ درجے کی جنت ہے جو عرشِ الٰہی کے نیچے ہے، اس کا نام ''جنتُ الفردوس'' ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم

www.muftirafiusmani.com

اللہ جل شانہ سے جنت مانگو تو جنۃُ الفردوس مانگا کرو، کیونکہ وہ جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ (صحیح البخاری، باب درجات المجاهدين)

مذکورہ اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے والے صاحبِ ایمان کو جنۃُ الفردوس وراثت میں ملے گی۔ حضراتِ علماء کرام نے لکھا ہے کہ جنۃُ الفردوس کا میراث میں ملنا، اس لئے فرمایا کہ ملکیت کے اسباب میں میراث ہی ایک ایسا طریقہ ہے جس میں ایک چیز خود بخود اس طرح انسان کی ملکیت میں آجاتی ہے کہ کوئی اسے منسوخ بھی کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا۔ دیکھئے! خرید وفروخت کے ذریعہ بھی چیز ملکیت میں آتی ہے لیکن اسے منسوخ کیا جاسکتا ہے، ہبہ اور گفٹ کے ذریعہ بھی کوئی چیز ملکیت میں آتی ہے، لیکن اس میں بھی رجوع ہوسکتا ہے، جبکہ وراثت میں اگر وارث مالک بننا نہ چاہے، تب بھی وراثت میں منتقل ہونے والی چیز اُس کی ملکیت میں آجاتی ہے۔ لہٰذا اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ مذکورہ سات اوصاف سے متصف اہلِ ایمان کو جنۃُ الفردوس ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ملے گی، اور ملنے کے بعد اس کے چھن جانے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوگا۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہوگا، ورنہ انسان کے اعمال، خواہ جتنے بھی ہوں، وہ محدود ہوتے ہیں، ان کی وجہ سے وہ ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کی جنت کے لائق بھی نہیں ہوسکتا، لیکن ان اعمالِ صالحہ اختیار کرنے کی وجہ سے اللہ جل شانہٗ کی رحمت اسکے شاملِ حال ہوجاتی ہے اور جیسے اللہ تعالیٰ کی رحمت لامحدود ہے، اسی طرح جنت بھی جو لامحدود ہے، وہ اس کو مل جاتی ہے۔ جو محض اور محض اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا فضل ہے۔

www.muftirafiusmani.com

اہلِ ایمان کی سات صفات کا اجمالی خاکہ

خلاصہ یہ کہ جن اہلِ ایمان میں یہ سات اوصاف پائے جائیں گے، انہیں دنیا و آخرت کی فلاح نصیب ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُنہیں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنۃ الفردوس ملے گی۔ وہ سات اوصاف یہ ہیں:۔

(۱)... خشوع وخضوع سے نماز ادا کرنا

(۲)... لغو اور فضول باتوں اور کاموں سے بچنا۔

(۳)... زکوٰۃ ادا کرنا اور اپنا تزکیہ کرانا۔

(۴)... اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنا

(۵)... امانتوں کی حفاظت کرنا

(۶)... عہد و پیمان اور وعدوں کو پورا کرنا۔

(۷)... تمام نمازوں کی حفاظت کرنا

ذیل میں ان اوصاف کی کچھ تشریح کی جاتی ہے۔

پہلی صفت نماز میں خشوع

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی سب سے پہلی صفت بیان فرمائی ہے:۔

اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝۲

ترجمہ

یعنی جو اپنی نماز میں دل سے جھکنے والے ہیں۔

www.muftirafiusmani.com

نماز کے سلسلے میں دو لفظ ہم بچپن سے سنتے آرہے ہیں، ایک خشوع اور دوسرا خضوع۔

خشوع کے معنیٰ

خشوع کے لغوی معنیٰ ''سکون'' کے ہیں۔شریعت کی اصطلاح میں خشوع یہ ہے کہ نماز میں دل لگا رہے اور دل میں بھی سکون ہو۔خشوع تمام عبادات میں اختیار کرنے کی ضرورت ہے، نماز کا ذکر اس لئے فرمایا کہ نماز تمام عبادتوں میں سب سے اہم عبادت ہے اور روزانہ کی بنیاد پر سب سے زیادہ ادا کی جانے والی عبادت نماز ہی ہے۔

خشوع کا ادنیٰ درجہ

نماز میں دل لگانے کی دو صورتیں ہیں،ایک ادنیٰ اور دوسری اعلیٰ۔خشوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ نمازی اپنے اختیار سے اپنا دھیان نماز میں پڑھے جانے والے اذکار وتلاوت کے الفاظ کی طرف لگائے رکھے، اور غیر اختیاری طور پر جو خیالات ذہن میں آئیں، اُن کی طرف توجہ نہ کرے۔

اور اس کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ پڑھے جانے والے الفاظ کے ترجمہ، معنیٰ اور مطلب کی طرف اپنا دھیان رکھے۔اَب جو حضرات عالم ہیں وہ ترجمہ جانتے ہیں، اسی طرح بعض مسلمان جنہوں نے ترجمہ کے ساتھ نماز سیکھی ہے وہ بھی جانتے ہیں، وہ اپنا دھیان ترجمہ کی طرف لگائے رکھیں۔اَب وہ جس قدر

www.muftirafiusmani.com

اپنا دھیان نماز کے ترجمہ، معنی یا مطلب کی طرف لگائیں گے، اتنا ہی خشوع زیادہ حاصل ہوگا۔

خشوع کا اعلیٰ درجہ

خشوع کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ انسان نماز پڑھتے ہوئے اور تمام عبادات ادا کرتے ہوئے یہ تصور قائم کرنے کی کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ یہ تصور ہر عبادت کے وقت ہونا چاہئے۔ کیونکہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ:

أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهٗ يَرَاكَ

ترجمہ

تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو،
کیونکہ اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔

بہر حال خشوع کا ادنیٰ درجہ حاصل کرنا ہر مسلمان اور صاحب ایمان کے اختیار میں ہے اور اعلیٰ درجہ بھی مشق کرنے حاصل ہوسکتا ہے۔ جب اسکی عادت پڑ جائے گی تو غیر اختیاری طور پر جو خیالات آتے ہیں، وہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ کم یا ختم ہوجائیں گے۔

خضوع کا مطلب

خضوع کا مطلب یہ ہے کہ عبادات میں جو ظاہری اعضاء استعمال ہوتے ہیں، ان میں سکون کی کیفیت قائم رہے، جیسے نماز کے قیام میں کھڑے ہوں تو

www.muftiafifusmani.com

اطمینان اور سکون سے کھڑے ہوں، رکوع، قومہ، سجدہ وغیرہ غرض جو بھی ارکان ادا کریں اطمینان اور سکون سے ادا کریں، ہر رکن کو ادا کرنے کیلئے اتنی ہی حرکت کریں جتنی اس کی ادائیگی کے لئے ضروری ہے، اس کے علاوہ دیگر حرکتیں نہ کریں۔ چنانچہ نماز میں اِدھر اُدھر جھانکنا، داڑھی میں انگلیاں ڈالنا، بلاوجہ کھجلی کرنا، بلاضرورت کھانسنا، اپنے کپڑوں سے کھیلنا، گھڑی درست کرنا اور ٹائم دیکھنا اُٹھتے بیٹھتے اپنے دامن، آستین، گریبان اور ٹوپی، رومال اور عینک وغیرہ درست کرنا، یہ سب خشوع وخضوع کے خلاف ہے۔

سنت کے مطابق نماز پڑھنے کی عادت بنائیں

خلاصہ یہ کہ آدمی جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس کے ظاہری اعضاء میں سکون ہونا چاہئے، اس کے لئے سنت کے مطابق نماز پڑھنے کی عادت بنانی چاہئے اور نماز کے آداب کا خیال رکھنا چاہئے، مثلاً قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر نظر رکھیں، رکوع کے دوران دونوں گھٹنوں کے درمیان نظر رکھیں، سجدے میں اپنی ناک پر نظر رکھیں، قعدے اور جلسہ میں اپنی گود میں نظر رکھیں، دائیں بائیں سلام پھیرتے ہوئے اپنے کندھوں پر نظر رکھیں۔ اسی طرح نماز پڑھنے میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔ نماز کو سنت کے مطابق پڑھنے کے لئے ''بہشتی زیور'' اور حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی کتاب ''نمازیں سنت کے مطابق پڑھئے'' اور والدِ ماجد حضرت مولانا مفتی عبد الحکیم صاحب سکھرویؒ کی کتاب ''علیکم بسنتی'' کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

www.muftirafiusmani.com

غرض کہ جب نماز شروع کریں تو ظاہری اعضاء میں بھی سکون ہو کہ کوئی غیر ضروری حرکت نہ ہو، اور دل و دماغ کی ساری توجہ بھی نماز کی طرف لگائے رکھیں۔ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے جو چیز میری اُمت سے اُٹھے گی وہ ''خشوع'' ہے، یہاں تک کہ بھری مسجد کے نمازیوں میں کوئی خشوع سے عبادت کرنے والا نظر نہیں آئے گا۔

(مجمع الزوائد، باب الخشوع)

غیر اختیاری خیالات سے خشوع میں خلل نہیں آتا

البتہ نماز، ذکر اور تلاوت وغیرہ کے دوران آدمی کا ذہن اگر غیر اختیاری طور پر اِدھر اُدھر بھٹک جائے تو وہ معاف ہے، اس سے عبادت میں کوئی خلل نہیں آتا، بہرحال اگر خودبخود دھیان بھٹک جائے تو اپنے اختیار سے دوبارہ نماز کی طرف لانے کی کوشش کریں، یہی خشوع ہے، یہ نماز سمیت دیگر عبادات میں بھی مطلوب ہے۔

اکثر لوگ خیال اور دھیان کے غیر اختیاری طور پر بھٹکنے کی وجہ سے بہت پریشان ہوتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے خشوع وخضوع کے خلاف ہے، حالانکہ یہ خشوع کے خلاف نہیں ہے، البتہ اپنے اختیار سے دھیان کو کسی اور طرف لیجانا خشوع کے خلاف ہے ۔ عجیب بات ہے کہ لوگ غیر اختیاری خیالات کی وجہ سے پریشان ہوتے ہیں لیکن جو اختیار میں ہے یعنی اپنے اختیار سے اپنا دھیان نماز کی طرف لگانا جو خشوع کا ادنیٰ درجہ ہے، اس پر عمل کرنے

www.muftirafiusmani.com

کی کوشش نہیں کرتے۔لہٰذا غیر اختیاری اُمور کی وجہ سے پریشان ہونے کے بجائے اختیاری اُمور پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بہرحال ہم سب اس بات کا عزم کریں کہ آئندہ ان شاء اللہ تعالیٰ خشوع وخضوع سے نماز پڑھنے کا اہتمام کریں گے، اور دیگر عبادتیں انجام دیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیقِ عمل نصیب فرمائے۔ آمین

دوسری صفت لغو سے پرہیز کرنا

ان آیات میں دوسری صفت اللہ جل شانہ نے یہ بیان فرمائی کہ

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ

ترجمہ

اور جو لغو چیزوں سے منہ موڑے ہوئے ہیں، یعنی فضول، بیکار، لغو اور لایعنی چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں۔

لغو کے معنیٰ اور درجات

''لغو'' کے معنی ''فضول، لایعنی'' اور ''بیکار مشغلے'' کے آتے ہیں، یعنی آدمی کوئی ایسا مشغلہ اختیار کرے جو بے فائدہ اور بیکار ہو۔ پھر لغو کے دو درجات ہیں: ایک اعلیٰ اور ایک ادنیٰ۔

لغو کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ وہ گناہ کا کام ہو، خواہ وہ گناہِ صغیرہ ہو یا گناہِ کبیرہ، ظاہری گناہ ہو یا باطنی گناہ، خفیہ ہو یا علانیہ، خواہ وہ باتوں کی شکل میں ہو یا کام کی شکل میں۔ یہ لغو کا اعلیٰ درجہ ہے، اس سے پرہیز کرنا واجب ہے، کیونکہ گناہ کے کام میں جہاں ایک طرف کوئی معقول فائدہ نہیں، وہیں

www.muftitaqiusmani.com

دوسری طرف دین وآخرت کا زبردست نقصان بھی ہے، اس لئے اس سے بڑھ کر لغو نہیں ہوسکتا۔

گناہوں کے نقصانات

ہر گناہ میں مؤمن کیلئے دنیا وآخرت کا نقصان ہے۔ دنیا کی اکثر مصیبتیں، آفتیں، حادثات، سانحات، تفکرات، ہموم وغموم وغیرہ، اکثر ان کا سبب گناہ ہی ہوتے ہیں، اور گناہ کرنے والا عموماً بے چینی، بے قراری اور بے اطمینانی میں مبتلا رہتا ہے، اور بعض اوقات تمام اسبابِ راحت ہوتے ہوئے بھی راحت کوسوں دور ہوتی ہے، نہ راتوں کی نیند ہوتی ہے، نہ دن میں سکون حاصل ہوتا ہے۔

اسی طرح گناہوں کی وجہ سے آخرت کا عذاب بھی بہت سخت ہے، گناہوں کی وجہ سے اللہ جل شانہ ناراض ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا غضب بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے، ایک انسان کیلئے اس سے بڑا نقصان نہیں ہوسکتا کہ اس کی طرف اللہ جل شانہ کا غضب متوجہ ہو۔ ہر گناہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذریعہ ہے، یہ الگ بات ہے کہ اللہ جل شانہ اپنی رحمت سے بہت سے گناہ خود ہی معاف فرمادیتے ہیں۔

گناہوں کا تیسرا بڑا نقصان یہ ہے کہ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا، وہ بندے کو جہنم کے قریب کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کرتا ہے، اور گناہگار بندے کو قبر ہی سے عذاب شروع ہوسکتا ہے، بشرطیکہ اس نے توبہ نہ کی ہو اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اس کے گناہوں کو معاف کیا ہو۔

www.muftirafiusmani.com

گناہگار آدمی کے لئے قبر کے عذاب کے بعد آگے کی منزلیں بھی سخت سے سخت ہوتی چلی جائیں گی، اور پھر روزِ محشر خدانخواستہ اگر اللہ جل شانہ کا فضل نہ ہوا اور جہنم میں جانے کا فیصلہ ہوا تو اس سے بڑا کیا نقصان ہوگا؟ کیونکہ جہنم اللہ جل شانہ کے غصے اور غضب کا مقام ہے، جہنم میں وہی جائے گا جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے، جہنم میں قسم قسم کے عذاب ہیں، سردی کا عذاب بھی ہے اور گرمی کا عذاب بھی ہے، اور ایک روایت کے مطابق جہنم جب اپنے گرم والے حصے سے سانس لیتی ہے تو اس کی وجہ سے دنیا میں سخت گرمی پڑتی ہے اور جب سردی والے عذاب کے حصے سے سانس لیتی ہے تو دنیا میں ناقابلِ برداشت سردی پھیل جاتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ گناہ ''لغو'' کا اعلیٰ درجہ ہے، اور ایسا ''لغو'' ہے جس میں دنیا اور آخرت دونوں کا نقصان ہے، اس لئے گناہوں سے بچنا واجب ہے۔

''لغو'' کا ادنیٰ درجہ

''لغو'' کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ بندہ ایسا کام کرے یا ایسی بات کرے یا ایسی مجلس اختیار کرے جس میں دین یا دنیا کا کچھ فائدہ نہ ہو۔

آج کل تقریباً ہر آدمی اس ''لغو'' کے گناہ میں مبتلا ہے، سوائے علماء ربانی اور اولیاء اللہ اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں اور متقی پرہیزگاروں کے، وہ اس قسم کے لغو سے بھی بچنے والے ہیں۔ لیکن عوام الناس کا تو دن رات کا مشغلہ ہی یہ لغویات ہیں، اس طرح ہمارے قیمتی اوقات فضولیات میں ضائع ہو رہے ہیں۔

www.muftirafiusmani.com

موبائل فون کا غلط استعمال

اس وقت ہمارے معاشرے کا سب سے بڑا فتنہ موبائل کا غلط استعمال ہے جو انسان کو سب سے زیادہ لغویات میں مبتلا کرنے والی چیز ہے، بقدرِ ضرورت اس موبائل کو رابطے کیلئے استعمال کرنا یا کسی ایسے کام میں استعمال کرنا جس سے دین یا دنیا کا کوئی جائزہ فائدہ ہو، درست ہے، وہ لایعنی نہیں ہے، کیونکہ اس کا ایک جائز مقصد ہے۔ اسی طرح اس موبائل کے ذریعہ دینی یا دنیا کی جائز اور مفید معلومات بھی حاصل کی جاسکتی ہیں، ایسے کاموں میں موبائل کو استعمال کرنا نہ صرف جائز بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔

لیکن اس کے مقابلے میں موبائل کا جو غلط استعمال ہے، اس میں لغو کا اعلیٰ درجہ اپنی انتہاء کو پہنچا ہوا ہے، کیونکہ اسی میں ننگی فلمیں دیکھی جاتی ہیں، بوڑھے مرد بھی تنہائی میں موبائل لیکر اپنی آنکھوں کا زنا کرتے ہیں، اپنے دل کا زنا کرتے ہیں، بہت سی عورتیں اس گناہ میں مبتلا ہیں، ناچ گانا اس پر دیکھا جاتا ہے، بدکاری اور حرام کاری اس میں دیکھی جاتی ہے، ہر قسم کے ناجائز پروگرام اس میں پائے جاتے ہیں۔ گمراہ، بے دین، بددین اور شیطانی لوگوں کے پروگرام اس پر نشر کئے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ اس میں ایسے بیشمار پروگرام بھی پائے جاتے ہیں جن سے نہ دنیا کا فائدہ ہے اور نہ دین وآخرت کا کچھ فائدہ ہے۔ جیسے مختلف قسم کی گیمز اس میں موجود ہیں، گھنٹوں گھنٹوں بیٹھ کر لوگ گیمز کھیلتے ہیں اور اپنا قیمتی وقت

www.muftiraftusmani.com

ضائع کرتے ہیں، اللہ جل شانہ نے زندگی کے یہ قیمتی لمحات اپنی یاد، اپنے ذکر اور اپنی عبادت کے لئے عطا فرمائے ہیں، انہیں بیکار ضائع کیا جارہا ہے۔

موبائل فون کے غلط استعمال کا نقصان

اسی طرح بہت سی بے فائدہ معلومات بھی اس موبائل کے ذریعہ نشر کی جاتی ہیں کہ جنہیں جان کر نہ دنیا کا کوئی فائدہ ہے اور نہ آخرت کا کوئی نفع ہے۔ گویا اس وقت ساری لغویات کا مرکز ''موبائل'' ہے۔موبائل کے غلط استعمال کی عادت اگرکسی کو پڑ جائے تو اس کا نشہ ایسا ہے جیسے شراب اور ہیروئن کا نشہ ہوتا ہے، اسکی وجہ سے بڑے بڑے تہجد پڑھنے والے، اشراق پڑھنے والے، نوافل کا اہتمام کرنے والے حاجی نمازی بھی بعض اوقات اپنی راتیں کالی کر لیتے ہیں۔ اگرشوہرکواس کی لت لگ جائے تو بیوی بچے پریشان ہوجاتے ہیں کہ دن بھرکام کاج میں مصروف رہ کر شام کو جب فارغ ہوتے ہیں تو میاں صاحب موبائل لیکر ایسے بیٹھ جاتے ہیں کہ جیسے گھر میں کوئی دوسراموجود ہی نہیں، کوئی متوجہ بھی کرنا چاہے تو وہ اپنی دُھن میں مگن رہتا ہے۔ اسی طرح اگرخدانخواستہ کسی کی بیوی کو اس کی لت لگ گئی تو اس کے دوسرے لوگوں سے ناجائز تعلقات ہوجاتے ہیں، اور وہ پھر اپنے شوہر کی نہیں سنتی۔

شبِ معراج میں اللہ جل شانہٗ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عالمِ برزخ کی سیر کرائی، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہاں تشریف لے گئے تو ایک مقام سے گزرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عجیب ماجرا دیکھا،ایک دسترخوان لگاہواہے، جس میں

www.muftirafiusmani.com

ایک طرف نہایت اعلیٰ اور عمدہ نفیس گوشت کھانے کیلئے سجا کر رکھا ہوا ہے، جبکہ دوسری طرف ایک دوسرا دسترخوان بھی ہے جس پر سڑا ہوا بدبودار گوشت رکھا ہوا ہے، اور وہاں کچھ عورتیں اور مرد موجود ہیں، وہ اس صاف وستھرے گوشت کو چھوڑ کر اس بدبودار سڑے ہوئے گوشت کو کھا رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ جبرئیل! یہ کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور! یہ آپ کی اُمت کے وہ مرد ہیں جنہیں اللہ جل شانہ نے حلال بیوی عطا فرمائی اور وہ اسے چھوڑ کر دوسری عورتوں سے ناجائز تعلقات رکھتے ہیں اور ان سے اپنی جنسی خواہش پوری کرتے ہیں، گویا یہ ایسے ہے جیسے صاف ستھرا گوشت چھوڑ کر مُردار اور سڑا ہوا گوشت کھانا۔

ایسے ہی یہ عورتیں وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حلال شوہر عطا فرمایا تھا، وہ اپنے شوہر کو چھوڑ کر نامحرم مردوں سے ملتی ہیں اور ان سے ناجائز تعلقات قائم کرتی ہیں، یہ ان کا عذاب ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ موبائل کے غلط استعمال سے اپنے آپ کو بچایا جائے۔

بین الاقوامی کھیل

اسی طرح آج کل بیشتر بین الاقوامی کھیل لغویات اور گناہوں پر مشتمل ہوتے ہیں، عوام الناس کو بعض اوقات ان کے گناہ ہونے کا احساس بھی نہیں ہوتا، کیونکہ اب ان کا رواج اس قدر زیادہ ہو چکا ہے کہ حکومتی سطح پر ان کو

www.muftirafiusmani.com

منعقد کیا جاتا ہے۔ پھر انہی کھیلوں میں جوا اور سٹہ کھیلا جاتا ہے اور دیگر بہت سے گناہ ان میں پائے جاتے ہیں، لغویت اور قیمتی اوقات کا ضیاع بھی ان میں پایا جاتا ہے، اسلئے انکے کھیلنے اور دیکھنے سے بچنے کی ضرورت ہے۔

فضول تبصرے

اگر ہماری گفتگو کو ٹیپ کر کے سنا جائے، اور صبح سے لیکر شام کی تک کی زندگی کی ویڈیو بنا کر دیکھ لیا جائے تو نہ جانے ہمارے کتنے کام اور کتنی باتیں لایعنی ہوں گی، کتنی مجلسیں بیکار ہوں گی، ہر جگہ آپ کو فضولیات میں مبتلا لوگ زیادہ ملیں گے، سردی آئے گی تو سردی پر تبصرہ کریں گے، گرمی آئے گی تو گرمی پر تبصرہ شروع کردیں گے، مہنگائی ہوئی تو اس پر تبصرہ کرنے لگیں گے، کوئی وبا آ گئی تو اس پر تبصرہ کرنے لگیں گے۔ ان تبصروں سے کیا فائدہ ہے؟ کچھ بھی نہیں۔

اسی طرح لوگوں کو بیکار مجلسوں میں بیٹھنے کی عادت ہے، دو چار یار دوست بیٹھ کر پانچ منٹ میں پی جانے والی چائے کی پیالی گھنٹہ بھر میں ختم کرتے ہیں اور اس دوران لغویات اور فضولیات میں وقت گزارتے ہیں، کبھی حکومت پر تبصرہ، کبھی کسی پر تبصرہ، کبھی ٹھٹھا مذاق وغیرہ، یہ سب فضولیات ہیں، ان میں مشغول رہنے سے ہماری زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ یعنی قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے، جتنا وقت ان فضول باتوں اور کاموں میں ضائع کیا جاتا ہے اُتنی دیر اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرلیا جائے یا دین کا کوئی کام کرلیا جائے تو کتنا ثواب مل جائے! یا دنیا کا کوئی جائز کام کرلیں تو کم از کم دنیا کا فائدہ حاصل ہوجائے۔

www.muftirafiusmani.com

فضول باتوں میں تو کوئی فائدہ نہیں، بلکہ سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔اس لئے اس قسم کے لغو سے اپنے آپ کو بچانے کی ضرورت ہے۔

ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ صبح سے لیکر شام تک ہماری زبان سے کیا کیا فضول اور لغو باتیں نکلتی ہیں، اللہ جل شانہ نے یہ زبان ہمیں بطور امانت دی ہے اور حکم دیا ہے کہ اسے لغو سے بچائیں، اور آخرت میں جنۃ الفردوس بھی تب ہی ملے گی جب ہم اپنے آپ کو لغویات سے بچائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو لغو کی اعلیٰ اور ادنیٰ دونوں قسموں سے بچنے کی توفیق دے، آمین۔ اور ہمارے اندر یہ فکر پیدا فرمائے کہ ہمیں آخرت میں جوابدہ ہونا ہے، کیونکہ آخرت کی فکر ایسی چیز ہے کہ اس کی برکت سے آدمی کیلئے گناہ سے بچنا آسان ہوجاتا ہے، اگر کوئی گناہ ہو بھی جائے تو جلدی توبہ کی توفیق ہوجاتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیقِ عمل عطا فرمائے۔آمین

تیسری صفت زکوٰۃ پر عمل کرنا

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی تیسری صفت بیان فرمائی کہ:۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُوْنَ

ترجمہ

اور جو زکوٰۃ پر عمل کرنے والے ہیں۔

زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں: کسی چیز کو پاک کرنا۔کسی انسان کی ملکیت میں اگر بقدرِ نصاب مال ہو تو اس مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، اسی طرح

www.muftirafiusmani.com

کھیتوں اور باغات کی پیداوار پر عشر واجب ہوتا ہے،اور حضراتِ فقہاء احنافؒ کے نزدیک فصلوں اور پھلوں میں عشر واجب ہونے کے لئے کوئی خاص مقدارِ نصاب مقرر نہیں ہے، پیداوار کم ہو یا زیادہ، بہرصورت عشر یا نصفِ عشر لازم ہوتا ہے،یعنی اگر زمین بارانی ہوتو پیداوار کا دسواں حصہ اور اگر نہری زمین ہو اور نہر سے سیراب ہوتی ہوتو پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے۔ اسی طرح مالِ تجارت اور سونے چاندی وغیرہ پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت

زکوٰۃ پاکی کا ذریعہ ہے،اس کی ادائیگی سے باقی مال، میل وکچیل سے پاک وصاف ہوجاتا ہے، اور جس مال کی زکوٰۃ نکال دی جائے، وہ محفوظ ہوجاتا ہے،چنانچہ ایک حدیث میں ہے:

حَصِّنُوْا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ

(السنن الکبریٰ للبیہقی: ۵۳۶/۳)

ترجمہ

زکوٰۃ دیکر اپنے اموال کی حفاظت کرو۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جس مال میں زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، وہ زکوٰۃ اس صاحبِ مال کا حق نہیں ہے،وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غریبوں اور مستحقین کا حق ہے، زکوٰۃ ادا نہ کرکے اگر کوئی دوسرے کا حق مارے گا تو اس کا اپنا مال بھی محفوظ نہیں رہے گا،اور دوسروں کا حق ادا کردے گا تو اپنا مال بھی محفوظ رہے گا۔

www.muftirafiusmani.com

اس لئے ایک حدیث میں ہے کہ زمین وآسمان میں جو مال ہلاک ہوتا ہے اُس کی وجہ زکوٰۃ نہ دینا ہے۔ (الترغیب والترھیب: ۲/۲۲۵)

اس لئے شریعت کے مطابق صحیح حساب کرکے مال کی زکوٰۃ نکال کر مستحقین تک پہنچا دینی چاہیے۔

زکوٰۃ کے معاملہ میں خواتین کی غفلت

بعض خواتین کے پاس بقدرِ نصاب یا اس سے بھی زیادہ سونا چاندی ہوتا ہے، لیکن ان کے پاس نقد رقم زیادہ نہیں ہوتی، ہر سال انہیں یہ فکر ہوتی ہے کہ ہم زکوٰۃ کہاں سے دیں؟ ان کے لئے ضروری ہے کہ نقد رقم نہ ہونے کی صورت میں بقدرِ زکوٰۃ اسی سونے اور چاندی سے چالیسواں حصہ الگ کرکے زکوٰۃ میں ادا کردیں، کیونکہ سونے اور چاندی کو ملکیت میں رکھنا کوئی فرض یا واجب نہیں ہے، لیکن اگر ملکیت میں سونا چاندی رکھا ہو تو اس کی زکوٰۃ فرض ہے، ورنہ زکوٰۃ نہ ادا کرنے کی وجہ سے نقصان کا خطرہ ہے اور زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ الگ ہے۔

زکوٰۃ کے دوسرے معنیٰ

زکوٰۃ کے دوسرے معنیٰ ہیں: برے اعمال واخلاق سے اپنے آپ کو پاک کرنا۔ بعض علماء نے اس آیت میں ''وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ'' کے لفظ کی وجہ سے اِس دوسرے معنیٰ کو ترجیح دی ہے، کیونکہ زکوٰۃ دی جاتی ہے،

www.muftirafiusmani.com

اسے ''کیا نہیں جاتا''۔لہٰذا یہ معنی بھی درست ہیں۔

اللہ جل شانہٗ نے قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ ہر مسلمان مرد وعورت کو چاہئے کہ اپنے ظاہر و باطن کو گناہوں سے، بداعمالیوں اور بداخلاقیوں سے پاک صاف کرے۔اس کو ''تزکیۂ نفس'' کہتے ہیں۔

باطن کی بیماریاں

بعض اوقات دل میں تکبر ہوتا ہے، یہ باطن کی ایک بہت بری خصلت ہے، جو انسان کے دل میں ہوتی ہے،لیکن اس کے اثرات انسان کے اُوپر بھی ظاہر ہوتے ہیں، مثلاً آدمی چلے تو اکڑ کر چلے، بولے تو بڑے بڑے بول بولے، کوئی اس کی غلطی نکال دے اور غلطی واضح بھی ہو تو وہ نہ مانے، دوسروں کو حقیر سمجھے، یہ باتیں ظاہر میں نظر آتی ہیں لیکن ان کے پیچھے اس کے دل میں تکبر ہوتا ہے۔

ایسے ہی کسی کے دل میں حسد ہوتا ہے، وہ دوسروں کے کمالات اور ان کو ملی ہوئی نعمتوں پر اور ان کے اوصاف پر جلتا رہتا ہے، کسی ذہین شخص کو دیکھ کر اس کے دل میں جلن پیدا ہوتی ہے کہ یہ اتنا ذہین کیوں ہے؟ میں تو رَٹ رَٹ کر تھک جاتا ہوں، یاد ہی نہیں ہوتا، وہ ایک دفعہ پڑھتا ہے تو اسے یاد ہو جاتا ہے اور پھر یاد بھی رہتا ہے۔کسی کلاس میں اگر کوئی طالبعلم زیادہ ذہین ہوتا ہے تو دیگر طلبہ کو اس سے حسد ہونے لگتا ہے، اسی طرح کسی طالبعلم کے ہر امتحان میں

www.muftitaqiusmani.com

اچھے نمبر آتے ہوں تو دوسرے بعض طلبہ کو حسد ہونے لگتا ہے اور پھر وہ حسد کی وجہ سے کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح یہ اپنے پرچے میں فیل ہوجائے یا اس کے نمبر کم آئیں۔گویا ''حسد'' باطن میں ایک خرابی ہے، اس کو دور کرنا فرض ہے، اس دور کرنے کو ''تزکیہ'' کہتے ہیں۔

اسی طرح ''رِیاکاری'' بھی ایک باطنی بیماری ہے، جو اپنے قصد واختیار سے ہوتی ہے، بعض لوگ اپنے اختیار سے رِیاکاری کرتے ہیں، مثلاً نماز پڑھیں گے، تسبیحات وغیرہ پڑھیں گے تو نیت یہ ہوگی کہ لوگ ہمیں بڑا تہجد گزار اور پارسا سمجھیں، بڑا عابد وزاہد سمجھیں، غرض وہ شہرت کے لئے ایسا کرتے ہیں، یہ رِیاکاری ہے جو حرام ہے۔

باطن کو اچھے اخلاق سے آراستہ کرنا

یہ سب باطن کے رذائل اور باطن کی بداخلاقیاں ہیں، ان سب کو دور کرنا اور ظاہر وباطن کو ان سے پاک کرنا بھی ''زکوٰۃ'' ہے۔انسان کے دل میں تکبر کے بجائے ''تواضع'' ہونی چاہئے، یعنی انسان اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھے، اس لئے کہ اللہ جل شانہ کے سامنے کسی بندے کی کوئی حقیقت نہیں ہے، کیونکہ بندے کا وجود بھی اس کا اپنا نہیں، وہ بھی اللہ جل شانہ کا عطا کیا ہوا ہے، اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی بندے کے پاس ہے وہ سب اسی کا عطا کیا ہوا ہے، یہ سمجھنے سے اور تواضع اختیار کرنے سے انسان کے دل میں بہت سے اچھے اچھے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔

www.muftirafiusmani.com

ریاکاری کا وسوسہ ریاء نہیں

اسی طرح آدمی کے دل میں ریاکاری کے بجائے ''اخلاص'' ہونا چاہئے کہ وہ جو عمل بھی کرے اللہ تعالی کی رضا کیلئے کرے، اور کوئی نیت اس میں شامل نہ ہو۔ اخلاص انسان کے تھوڑے عمل کو بہت کردیتا ہے، حدیث میں آتا ہے کہ اگر آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایک چھوارا خیرات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بڑھا کر اُحد پہاڑ کے برابر کردیتے ہیں، اس لئے ہر انسان کو چاہئے کہ وہ جو کام بھی کرے، اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرے۔ اور بعض اوقات آدمی کو غیر اختیاری طور پر ریاکاری کا وسوسہ آجاتا ہے کہ میں یہ سب کام اس لئے کررہا ہوں تاکہ لوگوں کی نظر میں اچھا سمجھا جاؤں، سمجھ لینا چاہئے کہ غیر اختیاری طور پر جو خیال آتا ہے وہ رِیاکاری میں داخل نہیں ہے، اسکے بارے میں حکیم الامت حضرت مولانا تھانویؒ فرماتے ہیں کہ ''وسوسۂ ریا، ریا نہیں۔'' یعنی غیر اختیاری طور پر رِیاکاری کا جو خیال آتا ہے، وہ ریاکاری نہیں ہے۔

تزکیہ کیلئے اہلُ اللہ کی صحبت ضروری ہے

اپنا ''تزکیہ'' عام طور پر آدمی خود نہیں کرسکتا، کیونکہ باطن میں اچھے اچھے اخلاق پیدا کرنا اور بداخلاقیوں کو دور کرنا ایسا ہے جیسے بیمار کا اپنا علاج خود کرنا، اور ہر آدمی اپنا علاج نہیں کرسکتا، اسے عموماً ڈاکٹر سے رجوع کرنا پڑتا ہے، اسی طرح نفس کے تزکیہ کے لئے اللہ جل شانہٗ نے قرآن و حدیث میں جو طریقہ بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ کسی متبعِ سنت، متبعِ شریعت اللہ والے کی

www.muftirafiusmani.com

صحبت میں اخلاص کے ساتھ، ہمت وکوشش کے ساتھ رہنے سے، اور ان کے پاس بیٹھنے سے اور ان کی باتوں پرعمل کرنے سے انسان کے باطن کا تزکیہ ہوتا ہے۔ جب کسی مرشد کی صحبت میں رہیں تو اس کا ادب یہ بھی ہے کہ جو اہم کام کریں اُس سے پوچھ پوچھ کریں، اور اپنی ہر حالت خواہ وہ اچھی ہو یا بری، اس سے اُس کو باخبر کریں، اور جو کچھ وہ کہے، اُس پرعمل کریں اور زندگی بھر اس پرعمل کرتے رہیں اور اس شعر کا اپنے آپ کو مصداق بنائیں ۔

خون کی موجیں گزر جائیں نہ کیوں
آستانہ میں نہ چھوڑوں گا مگر

؎

آرزوئیں خون ہوں یا حسرتیں پامال ہوں
اب تو اس دل کو تیرے قابل بنانا ہے مجھے

جو انسان ہمت وکوشش کر کے یہ کام کر لے تو اللہ جل شانہ کا دستور ہے کہ اُس کے ظاہر وباطن کا تزکیہ ہوجاتا ہے، باطن میں اچھے اچھے اخلاق پیدا ہوجاتے ہیں اور اس کی خرابیاں دور ہوجاتی ہیں، اور صحیح معنی میں تعلق مع اللہ حاصل ہوجاتا ہے۔لیکن اس میں اخلاص ضروری ہے اور دوسری کوئی غرض اس میں شامل نہیں ہونی چاہئے۔

خلاصہ یہ کہ اس آیت ”وَالَّذِینَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ“ میں دونوں معنی مراد ہوسکتے ہیں، یعنی وہ اہلِ ایمان اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اپنے

www.muftirafiusmani.com

ظاہر و باطن کو اچھے اخلاق سے آراستہ کرتے ہیں، اور بداخلاقیوں سے اپنے آپ کو پاک کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام صفات کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چوتھی صفت شرمگاہوں کی حفاظت کرنا

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی چوتھی صفت بیان فرمائی کہ:۔

وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حَافِظُوۡنَ ○ اِلَّا عَلٰۤی أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوۡمِيۡنَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوۡنَ ○

ترجمہ

اور جو اپنی شرم گاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں، ○ سوائے اپنی بیویوں اور اُن کنیزوں کے جو اُن کی ملکیت میں آچکی ہوں، کیونکہ ایسے لوگ قابلِ ملامت نہیں ہیں۔ ○ ہاں جو اسکے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیں تو ایسے لوگ حد سے گزرے ہوئے ہیں۔ ○

اللہ جل شانہ نے ہر انسان میں شہوت رکھی ہے جو فطری ہے اور انسان کے لئے ضروری بھی ہے، کیونکہ نسلِ انسانی کا دارومدار اسی شہوت پر ہے، اس کے بغیر انسانی نسل آگے نہیں چل سکتی، لیکن اللہ جل شانہٗ نے اس شہوت کے پورا کرنے کا ایک جائز طریقہ ''حلال اور طیب بیوی'' کی صورت میں عطا فرمایا

www.muftirafiusmani.com

ہے، اوراس کے ساتھ ''حلال باندیاں'' عطا کی ہیں۔اس سے ہٹ کر دیگر طریقے حرام اور ناجائز قرار دیئے ہیں، اُن سے مرتے دم تک بچنا واجب ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں آدمی کی ملکیت میں باندیاں بھی ہوتی تھیں، جن کو ''کنیز'' بھی کہتے ہیں، وہ آدمی کی ملکیت میں آنے کے بعد بغیر نکاح کے ان کیلئے حلال ہوتی تھیں، لیکن آج کل شرعی باندیوں کا وجود نہیں ہے، لہٰذا اب ایک ہی راستہ ہے کہ آدمی نکاح کرے اور نکاح کے ذریعہ اپنی جنسی خواہش کو پورا کرے۔

بیوی کے ساتھ جنسی خواہش پوری کرنے کیلئے بھی کچھ شرائط ہیں، مثلاً:۔

(۱)... بیوی حیض ونفاس کی حالت میں نہ ہو۔ ان ایام میں بیوی کے ساتھ صحبت کرنا حرام ہے۔

(۲)... غیر فطری طریقے سے اپنی بیوی سے صحبت کرنا بھی حرام ہے، اللہ جل شانہ نے بیوی کے اگلے حصے میں صحبت کو حلال کیا ہے، جبکہ پچھلے والے حصہ میں صحبت حرام ہے، لہٰذا کسی شوہر کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی بیوی سے غیر فطری طریقے سے صحبت کرے۔

میاں بیوی کے تعلق کے علاوہ کسی مرد کو غیر عورت سے یا کسی عورت کو غیر مرد سے جنسی خواہش پوری کرنا حلال نہیں، بلکہ حرام اور ناجائز ہے، اس کو زنا کہتے ہیں۔

www.muftirafiusmani.com

زنا کے اسباب و مقدمات بھی حرام ہیں

حقیقی زنا تو صحبت کی جگہ میں جماع کرنے سے ہوتا ہے، لیکن اس سے پہلے نامحرم مرد اور نامحرم عورت کا ایک دوسرے کو شہوت کی نظر سے دیکھنا یا ایک دوسرے سے باتیں کرنا، ایک دوسرے سے ملاقات کرنا، ایک دوسرے سے محبت کرنا، دوستی کرنا، ملنا جلنا، ایک دوسرے کے جسم کو چھونا، بوس و کنار کرنا، یہ بھی زنا کے حکم میں ہے، اس سے بھی بچنا ضروری ہے، اور یہ حکم جوانوں کے لئے بھی ہے اور بوڑھوں کے لئے بھی ہے۔ گویا جو کام زنا تک پہنچانے والے ہیں، ان سے بھی اپنے آپ کو بچانا ضروری ہے۔

بدنظری زنا کا پیش خیمہ ہے

اس گناہ کا آغاز سب سے پہلے "نظر" سے ہوتا ہے، اور انتہاء زنا پر ہوتی ہے، اللہ جل شانہٗ نے قرآنِ کریم میں مردوں کو اپنی نظر بچانے کا حکم الگ دیا ہے اور عورتوں کو الگ حکم دیا ہے، جبکہ دیگر احکام میں اکثر قرآنِ کریم کا طرز یہ ہے کہ اصلاً حکم مردوں کو دیا جاتا ہے اور عورتوں کو مردوں کے تابع کر کے اس حکم میں شامل کیا جاتا ہے، لیکن چونکہ ہر مسلمان مرد و عورت کو عفیف و پاکدامن رہنا فرض ہے، جس کے لئے سب سے پہلے اپنی نظر کی حفاظت کرنا ضروری ہے، اگر نظر خراب ہوگی تو بڑھتے بڑھتے زنا کی نوبت آجائے گی، اسلئے اسکے بارے میں اللہ جل شانہٗ نے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو الگ سے حکم دیا ہے کہ اپنی نظروں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

www.muftiraftusmani.com

قرآن کریم میں ہے:۔

قُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ ...إلخ

[سورۃالنور: ۳۱]

ترجمہ

اے نبی! آپ مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں۔ اوراپنی زیب وزینت ظاہر نہ کریں۔

عورتوں کے لئے نظر اور شرمگاہ کی حفاظت کے ساتھ یہ خصوصی حکم الگ سے دیا کہ وہ اپنی آرائش و زیبائش نامحرم مردوں سے چھپا کر رکھیں، یہ نامحرم مردوں کے سامنے ظاہر نہ ہونے دیں، کیونکہ زنا تک پہنچانے میں اس کا بڑا ہاتھ ہے، اسی وجہ سے عورتوں پر پردہ فرض ہے، گھر میں بھی نامحرم مردوں سے شرعی پردہ کریں اور گھر سے باہر بھی نامحرم مردوں سے پردہ کریں، اور مسلمان مردوں کو یہ حکم دیا کہ:۔

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ [سورۃالنور: ۳۰]

ترجمہ

اے نبی! آپ مؤمن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اوراپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

www.muftiafiusmani.com

نظر اور شرمگاہ کا آپس میں تعلق ہے، اگر نظر بچے گی تو شرمگاہ بھی بچے گی، اور اگر نظر نہیں بچے گی تو شرمگاہ بھی نہیں بچے گی۔ نظر کی حفاظت کے بارے میں یہ رباعی خوب ہے۔

نظر بر قدم ہو، قدم بر زمیں ہوں
یقیناً یہ صورت تو ہے اختیاری
نہ روکا نظر کو جو بے باکیوں سے
تو لٹ جائے گی دل کی پونجی ہی ساری

اس لئے ہر شخص جلوت وخلوت دونوں جگہ اللہ جل شانہ کے خوف سے اپنی نظر کو غلط جگہ استعمال ہونے سے بچائے، آج کل اکثر رسائل وجرائد اور اخبارات میں نامحرم مرد اور عورتوں کی تصاویر چھپی ہوئی ہوتی ہیں، اسی طرح بہت سی مصنوعات میں نامحرم عورتوں کی تصاویر ہوتی ہیں، اسی طرح ٹی وی، موبائل، فیس بک، یوٹیوب وغیرہ جو کہ نامحرم کی تصاویر کا گڑھ ہیں، ان سب سے نظر کی حفاظت کرنے کا مکمل اہتمام کریں۔

ایک نوجوان کے جسم سے خوشبو پھیلنا

ایک نوجوان کا واقعہ ہے کہ اس کے جسم اور کپڑوں سے ایسی زبردست خوشبو آتی تھی کہ اس کے دوست مہنگی سے مہنگی خوشبو استعمال کر کے بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے، ایک دن اس کے دوستوں نے پوچھا کہ آپ کون سی خوشبو لگاتے ہیں؟ اور اس کی کیا قیمت ہے؟ اس نوجوان نے کہا میں اس خوشبو

www.muftiattausmani.com

پر کچھ بھی خرچ نہیں کرتا، اور نہ ہی کوئی خوشبو لگا تا ہوں، اس کا ایک راز ہے، وہ یہ کہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ ایک دوکان پر کام کرتا تھا، میرے والد صاحب کی لیڈیز کی خاص چیزوں کی دوکان تھی، ان کے میک اپ کا سامان اوران کے ضروری استعمال کی چیزوں کی دوکان تھی، رات دن ان کی دوکان پر خواتین کا آنا جانا ہوتا تھا، میں بھی ان کے کام میں ان کا ہاتھ بٹا تا تھا، ایک دن میں اپنے والد صاحب کے ساتھ دوکان پر بیٹھا ہوا تھا، ایک بوڑھی عورت آئی، اس نے عورتوں کی مخصوص چیزیں خریدیں اور کہا کہ میرے پاس آدھے پیسے ہیں، آدھے نہیں ہیں، تم ایسا کرو کہ آدھے پیسے لے لو اور بقیہ پیسوں کے لئے اس لڑکے کو میرے ساتھ گھر پر بھیج دو، میں اسے باقی پیسے دیدوں گی، چنانچہ والد صاحب نے مجھے اس کے ساتھ بھیج دیا۔

چنانچہ کچھ دور جا کر وہ ایک گھر میں داخل ہوئی اور دروازہ کھول کر مجھے اندر بلالیا، مجھے ایک کمرے میں لیکر گئی جہاں ایک حسین عورت بہت بن ٹھن کر بیٹھی ہوئی تھی، وہ مجھے دیکھ کر میری طرف متوجہ ہوئی اور بوڑھی عورت پیچھے سے باہر نکل گئی، اس پر میں سمجھ گیا کہ سازش کے تحت مجھے یہاں لایا گیا ہے اور یہ عورت اپنی جنسی خواہش کے لئے مجھے استعمال کرنا چاہتی ہے، میں سوچ میں پڑ گیا کہ کیسے اس سے اپنی جان چھڑاؤں؟ میں نے اس سے کہا کہ میں ذرا استنجاء کرلوں، اس نے کہا کہ ضرور! اور اپنی نوکرانیوں کے ذریعہ بیت الخلاء کی صفائی کروادی، چنانچہ میں بیت الخلاء میں گیا اور اپنا پائخانہ اپنے جسم اور کپڑوں

www.muftiafzalusmani.com

پر لگا کر باہر آ گیا، مجھے اس حالت میں دیکھتے ہی اس عورت نے کہا کہ اس پاگل کو یہاں سے نکالو! اسے یہاں کیوں لیکر آئے ہو؟ چنانچہ مجھے وہاں سے نکال دیا، میں باہر نکلا، ایک حمام میں جا کر نہا دھو کر کپڑے اور جسم پاک وصاف کئے اور دوکان پر چلا گیا۔

رات کو مجھے خواب میں اللہ جل شانہٗ کی زیارت ہوئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے ہمارے خوف سے اپنے آپ کو غلاظت سے آلودہ کر کے گناہ سے بچایا، اب ہم تمہیں ایسی خوشبو لگائیں گے کہ اسکا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا، چنانچہ ایک فرشتے نے آ کر مجھے خوشبو لگائی، اسکے بعد سے میرے جسم اور کپڑوں سے برابر خوشبو آتی ہے، حالانکہ میں کوئی خوشبو استعمال نہیں کرتا۔ (سبحان اللہ)

جب انسان گناہوں سے بچتا ہے تو اللہ جل شانہٗ دنیا میں بھی بعض اوقات اس طرح کا مشاہدہ کروا دیتے ہیں، آخرت میں اس پر انعام اپنی جگہ ملیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عفیف اور پاکدامن بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پانچویں صفت امانت کا حق ادا کرنا

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی پانچویں صفت بیان فرمائی کہ:۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ

ترجمہ

اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھنے والے ہیں۔

www.muftirafiusmani.com

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی دوصفات کا ذکر فرمایا ہے:۔

(۱)...امانت کی حفاظت کرنااوراس کا حق ادا کرنا۔

(۲)...عہد کو پورا کرنا۔

''امانات'' امانت کی جمع ہے، امانت کے لفظی معنی ہیں: کسی چیز کو کسی دوسرے آدمی پر بھروسہ کرکے اس کی حفاظت میں دینا۔ شریعت میں اس کی بہت سی اقسام ہیں۔ آیت میں ''امانات'' جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے، تاکہ امانت کی تمام اقسام کو شامل ہوجائے، کیونکہ صرف ایک دو یا چند قسم کی امانتوں کی حفاظت کرنا کافی نہیں ہے، بلکہ قرآن وحدیث میں اللہ جل شانہٗ نے جتنی امانتیں ذکر فرمائی ہیں، ان سب کی حفاظت کرنا اور بر وقت اُنہیں ادا کرنا اور خیانت کرنے سے بچنا ضروری ہے، خواہ اس کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے۔

حقوق اللہ کے متعلق امانات

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں تمام فرائض و واجبات شامل ہیں۔ مسلمان مرد و عورت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض چیزیں فرض ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ۔ اور بعض چیزیں واجب ہیں، جیسے عبادات میں وتر واجب ہیں، عیدین کی نماز واجب ہے، فطرہ اور قربانی واجب ہے، وغیرہ۔ حقوق اللہ میں سے جتنے بھی فرائض و واجبات ہیں، ان سب کی ادائیگی ''امانت'' میں داخل ہے، اوران میں کوتاہی کرنا امانت میں خیانت کرنا ہے، مثلاً نماز فرض ہے اوردن

www.muftitaqiusmani.com

رات میں پانچ مرتبہ نماز فرض ہے، مردوں کے ذمہ واجب ہے کہ وہ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کریں اور اپنے وقت میں ادا کریں، قضانہ کریں، کیونکہ بلاعذر قضا کرنا ناجائز ہے، جماعت سے ادا کرنا مردوں پر واجب ہے، بلاعذر جماعت چھوڑنا ناجائز ہے، اسی طرح بلاعذرِ معتبر نماز قضا کرنا بھی ناجائز ہے اور امانت میں خیانت کرنا ہے۔

اسی طرح روزہ رکھنا فرض ہے، رمضان کے روزے ہر مسلمان عاقل، بالغ، صحت مند پر فرض ہیں، اب کوئی شخص بلا عذرِ معتبر روزہ نہ رکھے تو یہ امانت میں خیانت ہے، یا روزہ رکھ کر بلاعذرِ شرعی روزہ توڑ دے تو یہ بھی امانت میں خیانت ہے۔

اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے اور امانت ہے، اب اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو درحقیقت اللہ تعالیٰ کی امانت میں خیانت کر رہا ہے، بہت سے مسلمان مرد و عورت پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے لیکن وہ اس کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کرتے۔ بعض خواتین زیور اپنے پاس رکھنے کی شوقین ہوتی ہیں لیکن زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دیتیں، حالانکہ زکوٰۃ فرض ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا امانت میں خیانت ہے۔ لہٰذا فرائض کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق ٹھیک ٹھیک ادا کرنا امانت کی ادائیگی میں داخل ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، جیسے شراب، زنا، چوری، جھوٹ، غیبت، دھوکہ، وعدہ خلافی وغیرہ، ان کا ارتکاب

www.muftirafiusmani.com

کرنا بھی امانت میں خیانت ہے،اور جتنے بھی ناجائز کام ہیں اگر کوئی بندہ انہیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حق میں خیانت کرتا ہے،اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بدنگاہی کے متعلق فرمایا:

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ

(سورۃ غافر : ۱۹)

ترجمہ

اللہ تعالیٰ آنکھوں کی خیانت جانتے ہیں اور جو کچھ تم اپنے دلوں میں چھپاتے ہو،اس کی بھی اللہ تعالیٰ کو خبر ہے۔

اس آیت میں آنکھوں کی بدنگاہی کو اللہ جل شانہ نے خیانت سے تعبیر فرمایا ہے، کیونکہ جو آدمی اپنے اختیار سے بدنگاہی کرتا ہے، درحقیقت وہ اللہ جل شانہٗ کے حق میں خیانت کرتا ہے، امانت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے کسی کام سے منع فرمادیا تو اب اس کام سے باز رہیں۔

خلاصہ یہ کہ اللہ جل شانہ کے تمام فرائض وواجبات کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنا امانت کا ادا کرنا ہے اور انہیں ٹھیک ٹھیک ادا نہ کرنا خیانت ہے۔

حقوق العباد کے متعلق امانات

حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد ہیں، جس میں ماں باپ کے حقوق، اولاد کے حقوق، شوہر وبیوی کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، عام مسلمانوں کے حقوق وغیرہ ہیں۔ ان میں کچھ فرض و واجب ہیں، ان حقوق کی رعایت رکھنا

www.muftirafiusmani.com

امانت میں داخل ہے، اور ان میں کوتاہی کرنا امانت میں خیانت ہے۔

امانت میں خیانت کی مختلف صورتیں

مثلاً کوئی آدمی اپنی کوئی قیمتی چیز دوسرے کے پاس حفاظت کے لئے رکھوائے، جیسے لوگ مکان/دوکان کے کاغذات یا زیورات یا نقد رقم یا کوئی اور قیمتی چیز رکھوادیتے ہیں اور بعض اوقات اس کے عوض میں قرض بھی لے لیتے ہیں، یعنی وہ قیمتی چیز رہن کے طور پر رکھوادیتے ہیں، تو جس کے پاس وہ قیمتی چیز رکھی گئی ہے، اسکے لئے ضروری ہے کہ اس کی حفاظت کرے اور جب مالک طلب کرے تو وقت پر وہ چیز بعینہٖ واپس لوٹادے، یہ امانت کا ادا کرنا ہے، اسکے برخلاف اس امانت کا مطالبہ پر بروقت واپس نہ کرنا خیانت ہے۔

مالک کی اجازت کے بغیر امانت استعمال کرنا

اسی طرح مالک کی اجازت کے بغیر اس امانت کا استعمال کرنا بھی خیانت ہے، کیونکہ امانت رکھوانے والے نے وہ چیز آپ کے پاس حفاظت کے لئے رکھوائی ہے، استعمال کرنے کیلئے نہیں دی، البتہ اگر وہ استعمال کی اجازت دیدے تو اسے استعمال کرنا جائز ہے، لیکن بلا اجازت نہ خود استعمال کی اجازت ہے اور نہ کسی دوسرے کو استعمال کیلئے دینے کی اجازت ہے۔

آجکل امانت میں خیانت کی یہ صورت ہمارے معاشرے میں بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہے کہ امانت والی چیز کو آدمی خود بھی استعمال کرتا ہے اور دوسروں کو بھی استعمال کرنے کے لئے دیدیتا ہے، اس میں گاڑی، کپڑے، زیور

www.muftirafiusmani.com

وغیرہ تمام چیزیں شامل ہوگئیں، اسی طرح بہت سی چیزیں مرمت وغیرہ کیلئے کاریگروں کو دی جاتی ہیں جیسے چشمہ، گھڑی، موٹر سائیکل، مشین، موٹروغیرہ، تو بعض کاریگروہ چیزیں اپنے استعمال میں لے آتے ہیں یا اپنے دوستوں اور عزیزواقارب کواستعمال کیلئے دیدیتے ہیں، یہ جائزنہیں ہے، بلکہ خیانت ہے۔

کھانے کے برتن واپس نہ کرنا

اسی طرح خیانت کی ایک صورت یہ ہے کہ کسی نے برتن میں کوئی کھانا وغیرہ بھیجا، اب یہ برتن، بھیجنے والے کی امانت ہیں، ہمارے معاشرے میں یہ رواج عام ہورہاہے کہ ایسے برتنوں کو واپس نہیں کیاجاتا اور انہیں اپنے استعمال میں لایاجاتاہے، جبکہ اصل حکم یہ ہے کہ ان برتنوں کوواپس کریں!

اسی طرح استعمال کی چیزیں جو مانگ کر استعمال کی جاتی ہیں جیسے استری، پنکھاوغیرہ، یہ سب چیزیں بھی امانت ہیں اوراستعمال کے بعدانہیں اسی حالت میں واپس کرناضروری ہے، بعض لوگ مانگی ہوئی چیزکوبڑی بے دردی اور بےتوجہی سے استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ چیزخراب ہوجاتی ہے، یہ امانت میں خیانت ہے۔

راز کی بات دوسروں کو بتانا

اسی طرح خیانت کی ایک صورت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو راز کی بات بتائے اور تاکیدکردے کہ یہ بات اپنے تک محدودرکھنا، اور وہ شخص سب کے سامنے اس بات کوظاہرکردے، یہ بھی خیانت ہے۔

www.muftiraftusmani.com

اسی مفہوم میں یہ بات بھی داخل ہے جسے بعض علماءِ کرام نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص آپ سے تنہائی میں بات کررہاہے، اورآپ سے بات کرتے ہوئے دائیں بائیں دیکھ رہاہے، یعنی زبان سے یہ نہیں کہہ رہا کہ میں آپ سے کوئی راز کی بات کہہ رہاہوں، لیکن اس بات کا اہتمام کررہا ہے کہ کہیں کوئی اور شخص میری بات تونہیں سن رہا، توآپ سمجھ جائیں کہ یہ بھی راز کی بات ہے اوراسکا چھپانا بھی ضروری ہے، اور کسی کے سامنے اس کا افشاء کرنا جائز نہیں۔

خرید وفروخت کے معاملہ میں حق تلفی کرنا

اسی طرح اس مفہوم میں وہ تمام معاملات شامل ہیں جو دو بندوں کے درمیان ہوتے ہیں، جیسے کرایہ داری کا معاہدہ، خرید وفروخت کا معاہدہ۔ خرید و فروخت میں دو چیزوں کا تبادلہ ہوتاہے، اس میں ضروری ہے کہ بیچی جانے والی چیز جن اوصاف کے ساتھ بیچی گئی ہے انہی اوصاف کے ساتھ خریدنے والے کے حوالے کی جائے، اس میں کسی قسم کی کمی وبیشی نہ کی جائے، نہ اس میں کوئی دھوکہ ہو، نہ ملاوٹ ہو، یہ بھی امانت کی ادائیگی ہے، اگراس میں ڈنڈی ماری جائے، یاطے شدہ معیار سے گھٹیا معیار کی چیز دیدی جائے تو یہ خیانت ہے۔ اسی طرح خریدنے والا پیسوں کی ادائیگی کرتاہے، اس کیلئے بھی ضروری ہے کہ پیسے پورے دے اور کھرے دے، اس میں کوئی دھوکہ نہ کرے، یہ بھی امانت کی ادائیگی میں داخل ہے۔

www.muftitaqiusmani.com

کاریگر اور مزدور کا کام میں کمی اور تاخیر کرنا

اسی طرح کاریگروں سے پیسے دیکر چیزیں بنوائی جاتی ہیں، مثلاً کسی کی سائیکل خراب ہوئی، وہ سائیکل والے سے اس کی مرمت کرواتا ہے جس کے لئے سائیکل مثلاً ایک دن کے لئے اس کے پاس چھوڑ دیتا ہے، اب یہاں ایک طرف سے محنت ہے اور دوسری طرف سے پیسے ہیں، یہ معاہدہ بھی امانت ہے، جس نے سائیکل مرمت کرنے کا وعدہ کیا ہے، اس نے دو چیزوں کا وعدہ کیا ہے، ایک یہ کہ اس سائیکل میں جو خرابی ہے، وہ دور کرے گا اور دوسرے یہ کہ وہ یہ کام مقررہ وقت میں صحیح کرے گا، لیکن مرمت کرنے میں بہت ڈنڈیاں ماری جاتی ہیں، پیسے اصلی پرزے کے لئے جاتے ہیں جبکہ پرانی، نقلی اور دو نمبر چیزیں لگائی جاتی ہیں، یہ امانت میں خیانت ہے۔ اسی طرح وقتِ مقررہ کی پابندی نہیں کی جاتی، یہ بھی خیانت ہے، لہٰذا کام بھی صحیح اور پورا کرنا چاہئے اور وقت پر پورا کر کے دینا چاہئے۔

ملازمت میں کام اور وقت کی چوری

اسی طرح نوکری اور ملازمت کی مختلف صورتیں ہیں، اور ملازمت کرتے وقت اس میں وقت طے ہوتا ہے کہ میں اتنے وقت کام کروں گا اور فلاں کام انجام دوں گا، یہاں بھی معاہدہ میں دو چیزیں ہیں، ایک یہ کہ کام کو ٹھیک طرح انجام دینا اور دوسرا پورا وقت دینا۔ ہمارے معاشرے میں ملازمت کی صورتوں میں اکثر کام اور وقت دونوں کی چوری عام ہے جو سراسر خیانت ہے اور حرام

www.muftirafiusmani.com

ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

یہ چند صورتیں بطورِ نمونہ بیان کی گئی ہیں، ورنہ معاشرے میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کے متعلق کوتاہیاں اپنے عروج پر ہیں جو امانت میں خیانت کرنے میں داخل ہیں، لہٰذا اگر فلاح حاصل کرنی ہے اور آخرت میں جنتُ الفردوس میں جانا ہے تو امانتوں کا پاس کرنا ضروری ہے اور امانت میں خیانت سے بچنا ضروری ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو امانت کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چھٹی صفت عہد پورا کرنا

چھٹی صفت یہ ہے کہ اہلِ ایمان ''عہد و پیمان'' کو پورا کرتے ہیں، اور وعدہ پورا کرتے ہیں۔ ''عہد'' اور ''وعدہ'' میں فرق ہے، عہد دو جانب سے ہوتا ہے، جسے اُردو میں ''معاہدہ'' کہا جاتا ہے، جیسے خرید وفروخت کے معاملات اور کرایہ داری کے معاملات، بکنگ وغیرہ کے معاملات، یہ تمام ''معاہدے'' ہیں، کیونکہ ان میں دوطرف سے لین ودین کا معاہدہ ہوتا ہے، مثلاً کسی سے فلیٹ خریدنے کا معاہدہ کیا جائے اور اس سے کہا جائے کہ میں اتنے لاکھ میں یہ فلیٹ خریدتا ہوں، تمہیں اتنے عرصہ میں بنا کر دینا ہوگا اور اتنا ایڈوانس ہے اور اتنی قسطیں ہیں وغیرہ، یہ معاہدہ ہوگیا، اب خریدار وقت پر پیسے دینے کا پابند ہے، اور بلڈر وقت پر معاہدے کے مطابق فلیٹ تیار کرکے دینے کا پابند ہے، اس معاہدہ کی پاسداری کرنا امانت ہے، اور اسے پورا نہ کرنا خیانت ہے۔

www.muftitaqiusmani.com

اور ''وعدہ'' یکطرفہ ہوتا ہے کہ میں فلاں کام اس طرح کروں گا، مثلاً میں کل شام آپ سے ملنے کیلئے اتنے بجے آؤں گا، یہ معاہدہ نہیں، بلکہ وعدہ ہے، اس کی پاسداری بھی ضروری ہے، بلا عذر اس کی خلاف ورزی جائز نہیں، خیانت اور گناہ ہے۔

عہد اور وعدہ میں ایک اور فرق

عہد اور وعدہ میں یہ فرق بھی ہے کہ عہد اور معاہدہ میں ایک فریق دوسرے فریق کو عہد پورا کرنے پر بذریعۂ عدالت مجبور کر سکتا ہے، لیکن یکطرفہ وعدہ کو پورا کرنے کیلئے بذریعۂ عدالت مجبور نہیں کر سکتا، البتہ دیانۃً اُس کا پورا کرنا واجب ہے اور بلا عذرِ شرعی وعدہ خلافی کرنا گناہ ہے۔

(مأخذہ تفسیر معارف القرآن: ۲۹۸/۸)

معاشرے میں وعدہ خلافی کی کثرت

آج کل ہمارے بازار وعدہ خلافی سے بھرے ہوئے ہیں، بازاروں میں خیانت کا دروازہ چوپٹ کھلا ہوا ہے اور امانت کا دروازہ تقریباً بند ہو گیا ہے، اور وعدہ خلافی بھی عام ہے، چنانچہ ہر دوسرے کام میں وعدہ خلافی کی جاتی ہے، لہٰذا یہ ضروری ہے کہ جب آدمی کسی سے معاہدہ کرے تو بہت سوچ سمجھ کر معاہدہ کرے اور اسے دین کا کام سمجھ کر کرے، کیونکہ اس میں بھی حلال و حرام ہے، اس کے بارے میں بھی سوال و جواب ہوگا، اس لئے معاملات میں جو بھی

www.muftirafiusmani.com

معاہدہ کریں تو اس کی تمام جائز شرائط کی پابندی کریں۔

وعدہ خلافی کی چند صورتیں

آج کل شادی بیاہ میں عموماً دعوت نامہ دیا جاتا ہے، اس میں کھانے کا وقت عام طور پر مثلاً دس بجے لکھا ہوتا ہے، لیکن وہاں شریک ہونے والوں کو کھانا رات بارہ بجے ملتا ہے، ننانوے فیصد تقریبات میں مقررہ وقت پر کھانا نہیں دیا جاتا، یہ بھی وعدہ خلافی ہے۔ اسی طرح جو وقت تقریب کے آغاز کا لکھا جاتا ہے، مہمان عام طور پر اس وقت پر نہیں پہنچتے، یہ بھی وعدہ خلافی ہے، صاف اور واضح طور پر ایک وقت لکھنا چاہئے اور پھر دعوت دینے والے اور دعوت قبول کرنے والے دونوں کو اس کی پابندی کرنی چاہئے۔

اسی طرح کاریگر کام کرنے کا وعدہ کرتے ہیں، اور آج کل کرکے مسلسل وعدہ خلافی کرتے ہیں، حالانکہ ہمارا دین صرف نماز، روزے تک محدود نہیں ہے، بلکہ معاملات کی درستگی، معاہدوں اور وعدوں کی پاسداری بھی دین کا حصہ ہے، حدیث میں ہے: "العدۃ دَین" (المعجم الاوسط: ۴/۲۳) یعنی وعدہ ایک قسم کا قرض ہے۔ جیسے کسی پر قرض واجبُ الاداء ہو تو اس کی ادائیگی واجب اور ضروری ہوتی ہے، ایسے ہی کوئی شخص وعدہ کرلے تو اس کا پورا کرنا بھی واجب ہوتا ہے۔

وعدہ پورا کرنے کا ایک سبق آموز واقعہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسلام اور مسلمانوں کا ایک دشمن

''ہرمزان'' تھا،اس نے اسلام اور مسلمانوں کو کافی نقصان پہنچایا تھا، بالآخر وہ گرفتار ہوگیا اور اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کرنے کا حکم جاری فرمایا، قتل کا حکم سنتے ہی اس نے ایک چال چلی اور اس نے کہا کہ حضور! قتل کرنے سے پہلے تھوڑا سا پانی منگوا دیجئے، تا کہ میں پانی پی لوں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پانی منگوا دیا، جب پانی کا پیالہ اس کے ہاتھ میں آیا تو اس نے کہا کہ حضرت! مجھے ڈر ہے کہ میں پانی پینے لگوں گا تو میری گردن اُڑا دی جائے گی، اسے کہا گیا کہ تم بے فکر رہو، جب تک تم پانی نہ پی لو، تمہاری گردن نہیں اُڑائی جائے گی، یہ سن کر اُس نے پانی زمین پر گرا دیا اور کہا کہ آپ نے وعدہ کیا ہے کہ جب تک میں پانی نہ پی لوں، آپ مجھے قتل نہیں کریں گے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کا حکم واپس لے لیا اور اسے آزاد کر دیا، چنانچہ اس وعدے کی پاسداری کی برکت سے اس کے دل میں ایمان آگیا اور اس نے کہا کہ جس مذہب میں زبان کے وعدہ کی اتنی پاسداری ہے، وہ مذہب سچا مذہب ہوسکتا ہے، جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ میں اس مذہب کو قبول کرتا ہوں۔

دیکھئے! وعدہ کی پاسداری کی وجہ سے وہ دنیا کی سزا سے بھی بچ گیا اور آخرت میں جہنم کے دائمی عذاب سے بھی بچ گیا، حقیقت یہ ہے کہ آج ہم جس قسم کے عذاب اور مصیبت میں مبتلا ہیں، ہر طرف بے سکونی اور بے اطمینانی کا عالم ہے، اس کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم لوگ امانتوں میں خیانت اور وعدہ

www.muftiraflusmani.com

خلافی کے گناہ میں مبتلا ہیں۔

لہٰذا ہم سب کو امانتوں میں خیانت کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے، اور حتی الامکان وعدہ اور معاہدہ دونوں کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ البتہ اگر کہیں کوئی معتبر عذر پیش آجائے تو پیشگی عذر کردیں اور اگر کبھی ایمرجنسی میں پیشگی عذر نہ کرسکیں تو بعد میں جب وہ عذر دور ہوتو بلاتاخیر دوسرے فریق سے اپنی کوتاہی کا اعتراف کرکے معذرت کرلیں، تاکہ وعدہ خلافی کی وجہ سے اسے جو تکلیف ہوئی، اس کا تدارک ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔ آمین

ساتویں صفت نماز کی حفاظت کرنا

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی ساتویں صفت بیان فرمائی کہ:۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

ترجمہ

اور جو اپنی نمازوں کی پوری نگرانی رکھتے ہیں۔

یعنی اہلِ ایمان نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں، نمازوں کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ تمام نمازوں کو اُن کے مستحب وقت میں ادا کرنے کا اہتمام کرتے ہیں، بلا عذرِ معتبر کوئی نماز قضا نہیں کرتے۔

ان آیات کے شروع میں اللہ جل شانہٗ نے نماز میں خشوع کا ذکر فرمایا ہے اور آخری آیت میں نمازوں کی پابندی کا ذکر فرمایا اور درمیان میں دوسرے اوصاف ذکر فرما کر اس طرف اشارہ فرمادیا کہ اہلِ ایمان کے یہ تمام اوصاف

www.muftirafiusmani.com

ان لوگوں کو آسانی کے ساتھ اس وقت میسر آئیں گے جب وہ نماز خشوع وخضوع سے پڑھنے کا اور پابندی سے ادا کرنے کا اہتمام کریں گے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ حکومت میں تمام گورنروں کو یہ فرمان جاری کیا تھا کہ تمہارے تمام فرائضِ منصبی میں میرے نزدیک سب سے زیادہ اہم نماز ہے، جو شخص نماز کو اپنے وقت پر پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا اہتمام کرے گا تو میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ دیگر فرائض بھی خوش اُسلوبی سے ادا کر سکے گا اور دین کی حفاظت کر سکے گا، اور جو شخص نماز میں کوتاہی کرے گا تو وہ باقی فرائض کی ادائیگی میں اور زیادہ کوتاہی کرنے والا ہوگا۔

(مؤطا امام مالک، باب وقوت الصلاۃ)

نیز آخرت میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا، حدیث میں ہے کہ جو شخص نماز کے حساب میں پاس ہوجائے گا، باقی منزلیں اس کے لئے آسان ہوتی چلی جائیں گی، اور جو خدانخواستہ نماز میں اَٹک گیا تو باقی منزلیں اور زیادہ مشکل ہوتی چلی جائیں گی۔ (ریاض الصالحین- ۲۳/۲)

بہر حال نماز ایسا عمل ہے کہ اگر اسے سنت کے مطابق، فرائض وواجبات کے ساتھ اور سنن ومستحبات کے ساتھ صحیح طریقہ سے ادا کرنے کا اہتمام کیا جائے یعنی خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھی جائے، آرام اور اطمینان کے ساتھ دل لگا کر پڑھی جائے اور مقررہ وقت پر پابندی کے ساتھ پڑھی جائے تو اس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ باقی اوصاف بھی پیدا ہوجائیں گے۔

www.muftirafiusmani.com

مذکورہ بالاسات اوصاف کے حامل اہلِ ایمان کو اللہ جل شانہٗ جنۃُ الفردوس بِن مانگے عطافرمائیں گے،اوراس طرح عطافرمائیں گے کہ جب ایک مرتبہ جنۃُ الفردوس ملے گی تو ہمیشہ کے لئے مل جائے گی، پھراس سے نکلنے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوگا، اللہ جل شانہٗ ہم سب کو نصیب فرمائے، آمین۔

جنتُ الفردوس کا تعارف

آیات واحادیث کی روشنی میں

قرآنِ کریم میں دو مقامات پر جنتُ الفردوس کا ذکر ہے، چنانچہ سورۃُ المؤمنون میں ایمانداروں کی سات صفات بیان کرنے کے بعد اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے:۔

أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ○ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○

[سورۃ المؤمنون: آیت نمبر ۱۰، ۱۱]

ترجمہ

یہ ہیں وہ وارث جنہیں جنتُ الفردوس کی میراث ملے گی،
یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (آسان ترجمۂ قرآن)

تفسیر وتشریح

جنت کو ایمانداروں کی میراث اس لئے فرمایا کہ مالک بننے کے اسباب

www.muftirafiusmani.com

میں ''میراث میں ملنا'' ایسا طریقہ ہے جس میں ایک چیز خود بخود انسان کی ملکیت میں اس طرح آجاتی ہے کہ اس ملکیت کو منسوخ نہیں کیا جاسکتا، اس لئے اس آیت کے آخر میں ہے: هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ، یعنی ''وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے''، جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جنت مل جانے کے بعد اس کے چھن جانے کا کوئی اندیشہ نہ ہوگا۔ (حاشیہ آسان ترجمۂ قرآن)

دوسری جگہ سورۃ الکہف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ○

[سورۃ الکہف، آیت نمبر: ۱۰۷، ۱۰۸]

ترجمہ

بلا شبہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں اُن کی مہمانی کیلئے فردوس کے (ہرے بھرے) باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اور) وہ وہاں سے کہیں اور جانا نہیں چاہیں گے۔ (آسان ترجمۂ قرآن)

تفسیر وتشریح

مطلب یہ ہے کہ بلا شبہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تصدیق کی اور اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا اقرار کیا اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں کو مانا اور اللہ تعالیٰ کی تابعداری اور فرمانبرداری اختیار کی، اُن کیلئے

www.muftirafiusmani.com

جنتُ الفردوس کے ہرے بھرے باغات ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور وہ وہاں سے کسی اور جگہ جانا پسند نہ کریں گے۔ (مأخذہ تفسیر الطبری: ۱۸/۱۳۰)

چار جنتیں

احادیثِ طیبہ میں جنت الفردوس کی بہت تفصیل آئی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جنت کی چار قسمیں ہیں: جنتُ عَدن، جنتُ المأوٰی، جنتُ الفردوس اور جنتُ النعیم، ان میں سے ہر ایک کی چوڑائی آسمان و زمین کی چوڑائی کے برابر ہے، اگر ان چاروں کی چوڑائی کو ملایا جائے تو ان کی لمبائی کتنی ہوگی؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کو نہیں جانتا۔

(البحر المحیط فی التفسیر: ۳/۳۴۶)

تین چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہیں

ایک روایت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہیں:۔

(۱)...حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے بنایا۔

(۲)...تورات اپنے ہاتھ سے لکھی۔

(۳)...جنۃ الفردوس میں درخت اور پودے وغیرہ اپنے ہاتھ سے لگائے۔

(مساوئ الاخلاق للخرائطی، ص: ۱۹۸)

جنتُ الفردوس کی حقیقت

متعدد روایات میں ہے کہ جنت کے (اُوپر نیچے) سو درجے ہیں، اور ہر

www.muftirafiusmani.com

دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے (اور آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ایک قول کے مطابق پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے)، ان میں سب سے اُونچا درجہ جنتُ الفردوس ہے، اُسی سے چار نہریں جاری ہوتی ہیں (یعنی پانی کی نہر، دودھ کی نہر، شہد کی نہر اور شراب کی نہر، یہ نہریں یہاں سے چل کر تمام جنتوں میں جاتی ہیں)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو اس سے جنتُ الفردوس مانگا کرو! کیونکہ یہ جنت کا درمیانہ اور سب سے اعلیٰ حصہ ہے، اسی کے اُوپر (خدائے) رحمٰن (تبارک وتعالیٰ) کا عرش ہے، اور جنتُ الفردوس میں رہنے والے عرش کے چڑ چڑانے کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی ہیبت کے وزن سے بولنے کی) آواز سُنتے ہیں۔ (تفسیر الطبری: ۱۸/۱۳۰)

جنتُ الفردوس کے چار حصے

ایک روایت میں ہے کہ جنتُ الفردوس کے چار حصے ہیں، دو حصے خالص سونے کے ہیں، اس میں تمام چیزیں سونے کی ہیں، زیورات بھی اور برتن وغیرہ بھی سب سونے کے ہیں۔ اور دو حصے خالص چاندی کے ہیں، اُن میں تمام چیزیں (جیسے تخت و کرسی، میز اور مسہری وغیرہ سب) چاندی کی ہیں، زیورات اور برتن وغیرہ بھی سب چاندی کے ہیں، اور اس جنت کے رہنے والوں کے اور ان کے رب کے دیکھنے میں صرف اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا پردہ حائل ہوگا، (یہ بھی جنتُ الفردوس کی خصوصیت ہے)۔ (مصنف ابنِ ابی شیبہ: ۷/۴۶)

www.muftiraftusmani.com

جنتُ الفردوس کی چند چیزیں

روایت میں ہے کہ جنت کے (اُوپر نیچے) سو درجے ہیں، اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے، اور جنتُ الفردوس بلندی کے لحاظ سے جنت کا درمیانہ اور اعلیٰ حصہ ہے، اُسی میں قیامت کے دن عرش رکھا جائے گا، اور اُسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا جنتُ الفردوس میں گھوڑے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بلا شبہ اِس میں جو گھوڑے ہیں وہ سرخ یاقوت کے ہیں جو جنت کے (درختوں کے) پتوں کے درمیان چلیں گے، (ان پر اہلِ جنت سوار ہو کر) ایک دوسرے کی زیارت کریں گے۔

ایک اور شخص آیا، اُس نے کہا حضور! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، کیا جنت میں اُونٹ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یقیناً جنت میں سرخ یاقوت کے اُونٹ ہوں گے، اور اُس کے کجاوے سونے کے ہوں گے جن میں ریشم کے تکیے لگے ہوں گے، جو جنت کے درختوں کے پتوں کے درمیان چلیں گے اور اہلِ جنت اُن پر سوار ہو کر ایک دوسرے کی زیارت اور ملاقات کریں گے۔

ایک اور شخص آیا، اُس نے عرض کیا حضور! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، کیا جنت میں (سُننے کیلئے خوبصورت) آواز ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں،

www.muftiraufusmani.com

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ جنت کے ایک درخت کو حکم دیں گے کہ میرے ان بندوں کو میری حمد وثناء اور میری تسبیح اور پاکیزگی کے ترانے خوش الحانی سے سناؤ! کیونکہ دنیا میں میرے ذکر نے ان کو گانے باجے کی آواز سننے سے باز رکھا تھا۔ (امالی ابن سمعون الواعظ، ص: ٨٤)

جنۃ الفردوس میں میدانِ مَزِید

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے، ان کے ہاتھ میں ایک سفید شیشہ تھا، اس کے درمیان میں ایک سیاہ نقطہ تھا جو بالکل ممتاز تھا، آپ نے دریافت کیا اے جبریل! یہ سیاہ نقطہ کیسا ہے؟ اور شیشہ کیسا ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ جمعہ کا دن ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ آپ کو اور آپ کی اُمت کو دوسروں پر فضیلت اور فوقیت عطا فرمائی ہے، اس کے بارے میں تمام لوگ اور یہود ونصاریٰ آپ کے تابع اور پیچھے ہیں، اس دن میں آپ کیلئے سراسر خیر وسلامتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دن میں ایک گھڑی ایسی رکھی ہے جس میں کوئی مومن بندہ کوئی بھلائی مانگے تو (اس کی دعاء) قبول کر کے (وہ بھلائی) اس کو دیدی جاتی ہے۔ (مسند شافعی ص: ٧٠)

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یہ سیاہ نقطہ ''مزید'' ہے، (جس کے معنیٰ زیادتی کے ہیں)، آپ نے فرمایا مزید سے کیا مراد ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! جنۃ الفردوس میں ایک وسیع میدان ہے جو بالکل سفید ہے، اس کی گھاس بھی

www.muftirafiusmani.com

سفید، درخت بھی سفید، غرض ہر چیز سفید اور شفاف ہے، اور عرض کیا یہ اتنا بڑا میدان ہے کہ ہزارہا برس مجھے اس میں گھومتے ہوئے ہو گئے ہیں، اب تک میں اس کی پوری حقیقت کو نہیں پا سکا، اللہ تعالیٰ ہی کو اس کی حدود معلوم ہیں!

(خطباتِ حکیم الاسلام: ۲/ ۳۹۶)

میدانِ مزید میں اللہ تعالیٰ کی زیارت

جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتے اس میدان میں بھیجتے ہیں، اس میں مشک اور کافور کے ٹیلے ہیں، اس میں اللہ تعالیٰ کا دربار لگایا جاتا ہے، اس میدان میں گول دائرہ کی شکل میں نور کے ممبر ہوں گے جو انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے بچھائے جائیں گے، ان کے پیچھے ہر نبی کی اُمت کے ممبر ہوں گے جو موتی، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے ہوں گے۔ دنیا میں جتنا جس کو اپنے نبی اور دین سے تعلق ہوگا وہ اتنا ہی اپنے نبی کے ممبر کے قریب ہوگا، اور یہ تمام ممبر اس طرح رکھے جائیں گے کہ ایک کے دیکھنے میں دوسرا حائل نہیں ہوگا، (جیسا کہ آجکل اسٹیج کے سامنے کرسیاں اس ترتیب سے بچھائی جاتی ہیں، اگلی صف ذرا نیچی، پچھلی ذرا اُونچی تاکہ ہر شخص بے تکلف سامنے اسٹیج کو دیکھ سکے)، اس طرح یہ میدان ممبروں سے بھر جائے گا، ان کے بیچ میں اللہ تعالیٰ کی کرسی رکھی جائے گی جس کا ذکر قرآنِ کریم میں ہے:

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (البقرة: ۲۵۵)

www.muftirafiusmani.com

یعنی اس کی کرسی آسمانوں اور زمین سے بڑی اور وسیع ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ کرسی اتنی بڑی ہے کہ ساتوں آسمان اور زمین اس کے سامنے ایسے ہیں جیسے کسی میدان میں ایک چھلہ پڑا ہوا ہو۔ غرضیکہ کرسی اتنی عظیم الشان ہے، اور کیوں نہ ہو؟ آخر یہ اللہ جل شانہٗ کی کرسی ہے، اس لئے اس کی عظمت اور بڑائی اللہ تعالیٰ کے شان کے مناسب ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کرسی پر بیٹھتے نہیں ہیں، کیونکہ وہ جسم سے پاک اور بری ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کی ایک صفت "مَلِک" یعنی بادشاہ ہونا بھی ہے اس لئے بادشاہت کے تمام لوازمات جمع کئے گئے، تختِ سلطنت بھی ہے جس کا نام عرشِ عظیم ہے جو ایک گنبد کی طرح ہے، اور ساری کائنات پر چھایا ہوا ہے، اور عرش کے اُوپر اللہ تعالیٰ کی رحمت چھائی ہوئی ہے، اور عرش کائنات پر چھایا ہوا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا تعلق اپنے بندوں سے رحمت کے ساتھ ہے، غضب کے ساتھ نہیں، اگر اللہ تعالیٰ کا غضب سامنے آجائے تو مخلوق کا پتہ بھی نہ چلے۔ بہر حال اس میدانِ مزید میں دربار خداوندی منعقد ہوگا، اس کے بیچ میں کرسیِ حق بچھائی جائے گی۔ (حوالہ بالا بزیادۃ)

تمام اہلِ جنت اس عالی دربار میں شرکت کیلئے اپنی اپنی سواریوں پر پہنچیں گے، اُن کی سواریوں کی شان یہ ہوگی کہ بعض تختِ ہوا پر سوار ہوں گے یعنی اُڑتے ہوئے تخت ہوں گے جن پر بیٹھ کر وہ یہاں پہنچیں گے، اور بھی مختلف قسم کی سواریاں ہوں گی جن کے ذریعہ اہلِ جنت اس میدان میں پہنچیں

www.muftiafusmani.com

گے، اور تمام اہلِ جنت جمع ہوں گے اور اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھیں گے، انبیاءِ کرام علیہم السلام اپنے اپنے ممبروں پر ہوں گے، درمیان میں حق تعالیٰ کی کرسی ہوگی، اور وہ کرسی اتنی عظیم ہونے کے باوجود اس طرح چڑ چڑائے گی جیسے بوجھ سے دَب کر کوئی چیز ٹوٹنے کے قریب ہوتی ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کی ہیبت کا بوجھ ہوگا، کوئی جسمانی بوجھ نہیں ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا جائے گا کہ ان تمام درباریوں کو اپنی خوش الحانی سے مناجات پڑھ کر سنائیں، چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام خوش آوازی سے مناجات پڑھیں گے جس سے اہلِ جنت پر ایک کیف طاری ہوجائے گا، اور فرشتوں سے کہا جائے گا ان میں پاکیزہ شراب تقسیم کرو! یہ شرابِ طہور دنیا کی شراب کی طرح تلخ نہ ہوگی جس سے عقلیں جاتی رہتی ہیں، بلکہ اس میں شیرینی ہوگی اور اس سے عقلوں میں تیزی اور معرفت و بصیرت پیدا ہوگی۔ بہر حال! اس پاکیزہ شراب سے عقلوں پر اور زیادہ کیف و سرور طاری ہوگا اور روحوں میں کیف بڑھے گا جس سے معرفتِ خداوندی اور بصیرت بڑھتی چلی جائے گی۔ (حوالہ بالا بتصرف)

اس وقت اللہ جل شانہٗ اہلِ جنت سے فرمائیں گے جو جس کا دل چاہے مانگے! سب مل کر عرض کریں گے کون سی نعمت ہے جو آپ نے عطا نہیں فرمائی؟ ہمیں ساری نعمتیں مل چکی ہیں، آپ نے ہمارے چہرے سفید اور منور فرمائے، نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا، ہمیں دوزخ سے بچا کر جنت میں

www.muftiafusmani.com

داخل فرمایا، بس ہماری درخواست یہ ہے کہ ہمیں اپنی رضا عطا فرما دیجئے! حق تعالیٰ فرمائیں گے یہ نعمت تمہیں مل چکی ہے، اگر میں راضی نہ ہوتا تو تمہیں اس عالی مقام میں آنے نہ دیتا، بہرحال میں تم سے راضی ہوں، اور ایسا راضی ہوں کہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے راضی ہوں، کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ کچھ اور مانگو! سب حیران ہوکر ایک دوسرے کا منہ تکنے لگیں گے کہ کیا چیز مانگیں؟ کون سی نعمت ہے جو ہمیں نہیں ملی!

اس وقت سب مل کر علماءِ کرام سے رجوع کریں گے اور ان سے پوچھیں گے کہ کیا چیز رہ گئی ہے جو ہم مانگیں؟ ہمارے علم کے اعتبار سے تو ہمیں ہر نعمت مل چکی ہے، گویا علماء کی ضرورت وہاں بھی باقی رہے گی، چنانچہ علماءِ کرام ایک مشورہ دیں گے کہ میاں! ایک نعمت رہ گئی ہے، وہ مانگو اور اسکی درخواست کرو! اور وہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ اپنا جمالِ مبارک دکھا دیں اور اپنی زیارت کرا دیں! دیدارِ خداوندی ابھی باقی ہے، یہ نعمتِ عظمیٰ ہمیں نہیں ملی، اور اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں وعدہ فرمایا ہے:۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

(سورۃ القیامۃ)

یعنی بہت سے چہرے اُس دن تر و تازہ اور شاداب ہوں گے جو اپنے پروردگار کی طرف دیکھتے ہوں گے۔ اس پر ان کی درخواست قبول کرلی جائے گی اور حجابات اُٹھنے شروع ہوجائیں گے، صرف ایک حجابِ کبریائی باقی رہ

www.muftitaqiusmani.com

جائے گا، باقی سب حجابات اُٹھ جائیں گے۔ (حوالہ بالا بتصرف)

حدیث میں ہے (پھر یکا یک) ایک نور چمکے گا جس کی طرف اہلِ جنت سر اُٹھا کر دیکھیں گے کہ پروردگارِ عالَم اُنہیں دیکھ رہے ہوں گے اور اہلِ جنت کو اس طرح سلام کریں گے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ! اے جنت والو! تم پر سلام ہو، کیونکہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (سورۃ یٰسں) یعنی رحمدل پروردگار کی طرف سے سلام کیا جائے گا، اس وقت تمام اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کے چہرۂ انور کی اس طرح صاف صاف زیارت کریں گے جیسے چودھویں رات میں چاند اور دن میں سورج دیکھتے ہیں، اور اللہ جل شانہٗ کے جمالِ جہاں آراء کے دیدار میں ایسا لطف اور مزہ ہوگا کہ وہ جنت کی ساری نعمتیں بھول جائیں گے اور جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کرتے رہیں گے جنت کی کسی نعمت کی طرف توجہ نہیں دیں گے۔ اللہ جل شانہٗ کی زیارت سب سے زیادہ لذیذ اور محبوب ہوگی۔ (اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ نعمت عطا فرمائیں، آمین) (مشکوۃ المصابیح: ۵۰٦/۲)

اللہ تعالیٰ کی اہلِ جنت پر توجہ اور ان سے گفتگو

جس وقت اہلِ جنت اللہ جل شانہٗ کی زیارت کر رہے ہوں گے، اللہ تعالیٰ ہر جنتی کی طرف خاص توجہ فرمائیں گے اور کسی جنتی کو اپنی خاص توجہ سے محروم نہ فرمائیں گے، چنانچہ ایک جنتی سے فرمائیں گے ارے فلانے! تجھے یاد ہے تو نے فلاں فلاں دن یہ ناجائز اور گناہ کا کام کیا تھا؟ اس طرح اس کی بعض

www.muftitariqusmani.com

نافرمانیاں یاد دلائیں گے، جواب میں وہ بندہ عرض کرے گا (بیشک مجھ سے یہ غلطیاں ہوئیں) لیکن اے میرے رب! کیا آپ نے میری بخشش نہیں فرمادی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہاں! میں نے بخش دیا، اور میری مغفرت کے طُفیل ہی تم اس عالی مقام میں آئے ہو۔ اِسی دوران اہلِ جنت پر ایک بادل چھا جائے گا اور اللہ تعالیٰ پردہ میں ہوجائیں گے اور زیارتِ خداوندی کا دربار ختم ہوجائے گا، اور ایک نُور باقی رہے گا جو جنتیوں پر چھایا رہے گا جو رفتہ رفتہ ختم ہوگا، اور اہلِ جنت ایک دوسرے کو دیکھنے اور پہچاننے لگیں گے۔

(مأخذہ مشکوۃ المصابیح بتصرف: ۲/۴۹۹، ۵۰۲)

جنت کے بازار میں جانا

زیارتِ خداوندی کے بعد اللہ جل شانہٗ فرمائیں گے اے اہلِ جنت! اب تم اس بازار میں جاؤ جو ہم نے تمہارے لئے تیار کیا ہے، اس میں تمہاری ضرورت کی عجیب وغریب اور نادر اشیاء ہیں، ان میں جس کو تمہارا دل چاہے لے لو! چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ جنت میں ایک بازار ہے جس میں صرف ایک سے ایک بڑھ کر خوبصورت مردوں اور عورتوں کی تصویریں اور شکلیں ہوں گی، جو جنتی مرد یا عورت جو شکل وصورت پسند کرے گا خود بخود اس کی وہی شکل بن جائے گی، بہر حال اس بازار میں (اور بھی ایسی چیزیں ہوں گی) جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا، اور نہ کانوں نے سنا اور نہ دلوں پر ان کا گزر ہوا، وہاں (دنیا کی طرح خرید وفروخت نہ ہوگی، بلکہ بغیر پیسوں کے مفت میں ملیں

www.muftirafiusmani.com

گی) جس کا جو دل چاہے گا اُٹھا لے گا۔ اس بازار میں اہلِ جنت کی آپس میں ملاقات ہوگی، چنانچہ ایسا بھی اتفاق ہوگا کہ ایک بلند درجہ والے جنتی کی، کم درجہ والے جنتی سے ملاقات ہوگی، اور حقیقت میں کوئی کم درجہ کا نہ ہوگا، تاہم کم درجہ والا جنتی اعلیٰ درجہ والے جنتی کا لباس دیکھ کر تعجب کرے گا اور دل دل میں اس کو پسند کرے گا، اور ابھی اس کے ساتھ گفتگو سے فارغ نہ ہوگا کہ اس کو اپنا لباس اس سے زیادہ اچھا معلوم ہوگا، کیونکہ جنت ایسی جگہ ہے جہاں کسی قسم کا رنج وغم نہ ہوگا۔ (مشکوۃ المصابیح بتصرف: ۴۹۸/۲، ۴۹۹)

جنت کے بازار سے واپسی

اللہ جل شانہٗ کی زیارت اور بازار کی خریداری سے فارغ ہو کر جنتی اپنے گھروں کو واپس لوٹیں گے اور جب اپنے گھر جائیں گے اور گھر والوں سے ملیں گے تو وہ ان کا استقبال کریں گے اور اَهْلًا وَّ سَهْلًا مَرْحَبًا کہیں گے اور کہیں گے جب آپ اللہ جل شانہٗ کی زیارت کیلئے گئے تھے تو اُس وقت اتنے حسین اور خوبصورت نہ تھے جتنے اَب حسین ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ وہ جواب دیں گے آج ہم نے اپنے پروردگار کی زیارت کی ہے، اور ان کے عالی دربار میں بیٹھے ہیں (جو حُسن و جمال کا مرکز اور سرچشمہ ہیں)، اُن کی زیارت اور حُسن و جمال کے طُفیل ہم بھی پہلے سے زیادہ حسین وجمیل ہو گئے ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح: ۴۹۹/۲)

www.muftitaqiusmani.com

خلاصہ

غرضیکہ سورۃ المؤمنون کی شروع کی دس آیات میں ایمان والوں کی سات صفات کا ذکر ہوا ہے، جو درج ذیل ہیں:۔

(۱)...خشوع وخضوع سے نماز ادا کرنا۔

(۲)...لغو باتوں اور کاموں سے بچنا۔

(۳)...زکوٰۃ ادا کرنا اور اپنا تزکیہ کرانا۔

(۴)...اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنا۔

(۵)...امانتوں کی حفاظت کرنا۔

(۶)...عہد و پیمان اور وعدوں کو پورا کرنا۔

(۷)...تمام نمازوں کی حفاظت کرنا۔

جو مسلمان ان صفات کو اختیار کریں گے اور ان کے مطابق عمل کریں گے اللہ تعالیٰ اُنہیں دو انعام عطا فرمائیں گے، ایک دنیا و آخرت کی فلاح سے نوازیں گے، دوسرے جنتُ الفردوس میں داخل فرمائیں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اور اللہ جل شانہٗ کی میدانِ مزید میں زیارت کریں گے۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ یہ اوصاف اپنے اندر پیدا کریں اور حق تعالیٰ شانہٗ کے بیان کردہ انعامات حاصل کرنے کے لائق بنیں۔ اللہ

www.muftirafiusmani.com

تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں، آمین ثم آمین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى كُلِّ مَنْ
تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

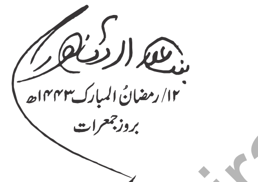

۱۲/ رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ
بروز جمعرات

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ
استاذ الحدیث و مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

www.muftirafiusmani.com

علماء اور طلبہ کیلئے یکساں مفید

مکتبۃ الاسلام کراچی کی جدید مطبوعات

پانچ حدیثیں

● حدیثِ اُمِّ زرع ● حدیثِ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ● حدیثِ افک
● حدیثِ جسّاسہ ● حدیثِ دجّال

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

اُستاذ الحدیث ومفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ملنے کا پتہ

مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی، انڈسٹریل ایریا کراچی
0300-8245793

ادارۃ المعارف کراچی
احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی
0300-2831960

www.muftirafiusmani.com

دیگر مطبوعات

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

کی مختلف موضوعات پر درج ذیل کتابیں، اور رسائل بھی بہت آسان اور مفید ہیں، جو ہر گھر کی ضرورت ہیں، ہر شخص کو ان کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔

- فقہی رسائل (دو جلدوں میں)
- وضو درست کیجئے
- کامل طریقۂ نماز
- کرسی پر نماز کے ضروری مسائل
- زکوٰۃ کے فضائل و مسائل
- روزانہ کے معمولات اور جمعہ کے معمولات
- قرآن کریم کی فضیلت اور ایمان کی حفاظت
- معراج کا سچا واقعہ
- لعنت والے گناہ
- پانچ حدیثیں
- مختصر سیرت طیبہ
- مسلمانوں کی مدد کیجئے
- موبائل فون کی نعمت اور ضروری احکام
- تسلی کی باتیں
- ترکی کا سفر
- شادی بیاہ کے اسلامی احکام
- عقیقہ کے فضائل و مسائل
- حفاظت کی دعائیں
- مختصر آداب نکاح
- ماہِ رمضان کے فضائل اور مسائل
- اعتکاف کے فضائل و مسائل
- مسجد حرام اور مسجد نبوی میں اعتکاف کے ضروری مسائل
- قربانی کے فضائل و مسائل
- خواتین کا پردہ
- عمرہ کا آسان طریقہ
- حج و عمرہ
- قربانی کے مسائل
- وصیت کی اہمیت اور اس کے لکھنے کا طریقہ
- موت کی بدعات اور رسمیں
- تقسیم وراثت کی اہمیت

www.muftirafiusmani.com

مکتبۃ الاسلام کراچی